

# سید برکت شاہ

اسماعیۃ التوحید والسند

کتابخانہ سید برکت شاہ

نثار احمد الحسینی

خالق شاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حقیقیہ تعلیم الاسلام

محلہ زاہد آباد حضر وائل

057-2311400, 0312-2311400



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

ناشر: \_\_\_\_\_ نثار احمد الحسینی

مطبع: \_\_\_\_\_ ندیم پرنٹرز، لاہور

اشاعت: \_\_\_\_\_ طبع چہارم

تاریخ اشاعت: \_\_\_\_\_ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ - مئی ۲۰۱۱ء

ادارہ: \_\_\_\_\_ خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام

محلہ زاہد آباد، حضرت وائٹ - پاکستان

0312-2311400 ■ 057-2311400



- ۶ ..... رائے گرامی — حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم
- ۷ ..... رائے گرامی — حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم، اکوڑہ خٹک
- ۹ ..... رائے گرامی — حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ، نوشہرہ
- ۱۱ ..... رائے گرامی — حضرت مولانا مفتی امداد اللہ قاسمی مدظلہ، برمنگھم، انگلینڈ
- ۱۳ ..... عرض مؤلف
- ..... ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کی تبلیغی جماعت، اکابر تبلیغ اور اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم
- ۱۸ ..... پر تنقید کا تسلسل
- ۳۰ ..... کتاب ”تحفۃ الاشاعۃ“ کا تعارف
- ۳۱ ..... کتاب ”تحفۃ الاشاعۃ“ پر اکابرین ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کی تائید و تحسین
- ..... مؤلف ”تحفۃ الاشاعۃ“ کا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر شرک اور علم غیب
- ۳۳ ..... کا الزام
- ۳۵ ..... مؤلف ”تحفۃ الاشاعۃ“ کی ”تبلیغی جماعت“ پر تنقید
- ۳۶ ..... ”دعوت و تبلیغ“ کو ایک مذہب اور فرقہ قرار دینا
- ۳۷ ..... ”تبلیغی جماعت“ پر حلال کو حرام اور حلال کو حلال قرار دینے کا الزام
- ۳۸ ..... ”تبلیغی جماعت“ کو قرآن کا دشمن قرار دینا
- ۴۰ ..... ”تبلیغی جماعت“ پر جہاد کے انکار کا الزام
- ۴۱ ..... مستورات کی جماعت پر تنقید
- ۴۲ ..... کتب فضائل، اور اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید



- قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت  
 مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ پر اہل تباہ، بت پرست اور یہود و نصاریٰ  
 میں سے ہونے کا فتویٰ ..... ۴۴
- حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا کشف قبور ..... ۴۶
- کشف قبور، عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سماع صلوة سلام پر  
 دارالعلوم تعلیم القرآن“ کا فتویٰ ..... ۴۷
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کیلئے مؤلف ”تحفۃ الاشاعہ“ کی  
 بازاری زبان ..... ۵۰
- کتاب ”تحفۃ الاشاعہ“ کا مقصد تالیف ..... ۵۲
- ”تحفۃ الاشاعہ“ کے تائید کنندگان اکابر اشاعت کی خدمت میں چند گزارشات ..... ۵۴









## رائے گرامی

بقیۃ السلف، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ

رئیس وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ، پاکستان

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ وبعد:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مولانا نثار احمد الحسنی کو تحریر کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے۔ ماشاء اللہ مولانا حسینی مدظلہم اپنی صلاحیت اور مہارت کو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے اعتدال اور اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ کسی بھی منصف مزاج شخص کو حق کے قبول کرنے اور باطل سے براءت اختیار کرنے میں مشکل پیش نہیں آتی باقی ضد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج نہیں۔ اسی طرح جو لوگ مالی، جاہی مفادات کے چکر میں باطل کے ساتھ چل رہے ہوتے ہیں وہ بھی لا علاج ہی رہتے ہیں الامن رحم اللہ وہم قلیل۔

تبلیغی جماعت ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے نشانے پر مولفہ جناب مولانا نثار احمد الحسنی کا از اول تا آخر مطالعہ کیا۔

اس رسالے پر بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ نے اور استاذ العلماء ادیب و لبیب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ نے اپنی جن قیمتی آراء کے ذریعہ مولانا نثار احمد الحسنی کی تائید اور نام نہاد ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی تردید فرمائی ہے احقر اس سے پوری طرح متفق ہے۔

دستخط

مسلم اللہ خان

سلیم اللہ خان

جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۰/ربیع الاول ۱۴۳۲ھ، ۱۴/فروری ۲۰۱۱ء



— رائے گرامی —

بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والنفیس، استاذ العلماء

حضرت مولانا، ڈاکٹر، سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم

صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد:

یہ دنیا بھی دارالعباب والغرائب ہے۔ اس دنیا میں کوئی صداقت نہیں جن کے منکر موجود نہ ہوں۔ اس دھرتی میں حقائق کے انکار کا سلسلہ تب ختم ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے اتر کر فلسطین کے شہر ”لد“ کے دروازے کے پیچھے چھپے ہوئے دجال کو قتل کر کے یہودیوں کا صفایا کریں گے۔ تب شریعت محمدی کا دور دورہ ہوگا اور ہر طرف اسلام کے انوار ہوں گے۔ اس سے قبل اولادِ آدم میں سے کوئی خدا کا انکار، کوئی اس کی بے پناہ قدرتوں کا انکار، نبوت کا انکار، فرشتوں کا انکار، قرآن و حدیث کا انکار، قیامت کا انکار

ما نجا الله والرسول معاً من کلام الوری فکیف انا

قیل ان الاله ذو ولد قیل ان الرسول قد کھنا

محترم مولانا نثار احمد الحسنی کی جدید تالیف ”تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنة کے نشانیہ تنقید پر“ سے ایک نئے انکار کا انکشاف ہوا، کہ ”تحفة الاشاعة“ نامی کتاب میں تبلیغی جماعت، نصاب تبلیغ، کتب فضائل، اکابر تبلیغ، علمائے دیوبند سب پر سب و شتم، طعن و تشنیع،

۱۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب رسول کریم ﷺ بھی لوگوں کے اعتراضات سے محفوظ نہیں رہے، پھر میری کیا اوقات ہے۔ کسی طرف سے کہا گیا کہ اس معبود برحق کی بھی اولاد ہے تو کہیں سے کہا گیا کہ رسول کریم کا ہن تھے نعوذ باللہ۔



تنقید و تنقیص کی بمباری کی گئی ہے۔ بندہ نے مولانا نثار احمد الحسنی صاحب کی کتاب کے چند صفحات کا مطالعہ کیا تو حد درجہ قلق و اضطراب، رنج و غم لاحق ہوا، ”تحفۃ الاشاعت“ میں اکابر دیوبند کے بارے میں دلخراش جملے، العیاذ باللہ لِمِثَلِ هَذَا يَذُوبُ الْقَلْبُ عَنْ كَمَدِ اِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ اِسْلَامٌ وَاِيْمَانٌ، محترم مولانا نثار احمد الحسنی صاحب کو رب العالمین جل جلالہ دارین کی سعادتوں سے نوازے کہ انہوں نے بروقت ”تحفۃ الاشاعت“ کے ہفتوات و شطحات کا مدلل رد فرما کر اکابرین دعوت و تبلیغ اور علماء دیوبند کے صاف و شفاف علم و عمل کے اس جہد مسلسل کا دفاع کیا ہے۔ مجھے ”اشاعت التوحید والنہی“ کے سرکردہ حضرات مولانا محمد طیب طاہری ”امیر اشاعت التوحید والنہی“ مولانا محمد یار بادشاہ، شیخ الحدیث، مولانا مفتی سراج الدین اور مولانا غلام حبیب ویسہ پر افسوس ہے کہ انہوں نے ”تحفۃ الاشاعت“ پر تقریظ لکھ کر اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم پر اس دشنام طرازی کی تائید و تحسین کی ہے۔ علمائے دیوبند، ان کے قابعین اور خاص کر تبلیغی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ امت کو کس راستہ پر لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں ان اکابر، اسلاف کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ آمین!

مولانا نثار احمد الحسنی مدظلہ کی یہ کوشش ہمارے لیے دعوت فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین!

دستخط

شیر علی شاہ عفی عنہ

۱۱/۱۱/۲۰۲۱ھ

شیر علی شاہ عفی عنہ

۱۱/۱۱/۲۰۲۱ھ

خادم اہل العلم، بجامعة دارالعلوم الحفانیہ اکوڑہ خٹک

MUJAHID.  
XTGEM.COM

۱۔ اگر دل میں کچھ بھی ایمان و اسلام ہو تو ایسی باتوں کی وجہ سے شدت غم سے دل خون ہوتا ہے۔



— رائے گرامی —

استاذ العلماء، ادیب لبیب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم،

جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد، پاکستان

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام على خاتم الرسالة، اما بعد!

علماء کرام حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام کی ذمہ داریوں میں سب سے سرفہرست امر دعوت الی اللہ تھا۔ قرآن اس کی تائید پر شاہد عدل ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو تو خاص طور پر حکم دیا گیا تھا:

”یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک“

علماء کرام کی ذمہ داریوں میں بھی سب سے نمایاں امر دعوت الی اللہ ہے، خواہ وہ تقریر و تحریر کے ذریعے ہو یا درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے ہو۔ الحمد للہ! ہر دور میں علماء حق نے اپنا فرض منصبی بطریقہ احسن نبھایا۔

قریب کے دور میں علماء دیوبند کثر اللہ سوادہم نے دین کے تمام شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے اور اب بھی ان کے پیروکار باطل کے ساتھ ہر میدان میں برسریکار ہیں۔ جماعت تبلیغ اکابر علماء دیوبند کی منظور نظر جماعت ہے اور ہر وقت ان کی سرپرستی بھی رہتی ہے۔ جماعت تبلیغ نے اصلاح معاشرہ میں جتنا اہم کردار ادا کیا اس کی نظیر صدیوں میں ملنی مشکل ہے۔ فاسق، فاجر، جب جماعت میں لگ جاتے ہیں تو سہ روزہ، چلہ، چار ماہ میں وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

بعض حضرات نے دانستہ یا نادانستہ طور پر اکابر جماعت تبلیغ کو نشانہ تنقید بنانا شروع کر دیا ہے، مگر الحمد للہ! علماء نے ان کے اعتراضات کے حکمت و تدبیر سے معمور، مسکت مدلل اور کافی دانی



جوابات دیئے ہیں۔ اگرچہ اکابرین تبلیغی جماعت لسانی، قلبی بحث و مباحثہ اور مناظرہ کے حامی نہیں اور نہ وہ خود جواب دیتے ہیں۔

حال ہی میں ہمارے مخلص دوست مولانا نثار احمد الحسنی نے تبلیغی جماعت کے دفاع میں ”تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنة کے نشانہ تنقید پر“ لکھ کر مولف کتاب ”تحفۃ الاشاعت“ کا بھرپور تعاقب کیا ہے۔ تحریر عالمانہ، فاضلانہ، انداز ناصحانہ اور مخلصانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے اور مزید اکابر کے مشن کی دفاع پر لکھنے کی توفیق رفیق فرماویں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

دستخط

عبدالحق صاحب

۱-۲-۲۰۱۵

مولانا عبدالقیوم حقانی



— رائے گرامی —

خطیب اسلام حضرت مولانا مفتی امداد اللہ قاسمی دامت برکاتہم،

خطیب جامع مسجد امیر حمزہ، برمنگھم، انگلینڈ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد:

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ہمیشہ اور ہر دور میں اہل حق کو مخالفت اور معاندانہ سرگرمیوں کا نشانہ بنا پڑا ہے، جو بلاشبہ ان کے لیے زیادتِ ایمان اور دفاعِ دین کے تقاضوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی سلسلہ میں صوبہ سرحد سے چھپنے والی ایک کتاب ”تحفۃ الاشاعت“ کو بھی پیش کیا جاسکتا ہے جس میں حضرات اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو بدترین تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور ان کے ایمان پر بھی حملہ کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے امیر اور بعض دیگر ذمہ داران کی تقاریظ کے ساتھ شائع ہوئی ہے، جس سے اس کی زہرناکی مزید شدت اختیار کر لیتی ہے۔ اس لیے اس کتاب کی بروقت تنقید اور تردید جبکہ اس طبقہ کا تعاقب بہت ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت میرے والد گرامی حضرت مولانا مفتی محمد عثمان القاسمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے شاگرد اور میرے بھائی حضرت مولانا حافظ ثار احمد الحسنی مدظلہ کے نصیب میں لکھی تھی، جنہوں نے ”تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے نشانہ تنقید پر“ کے نام سے ایک مختصر مگر وقیع رسالہ میں اس کتاب کی ہفتوں کا جواب دیا اور اس طبقہ کی گستاخیوں کو طشت از بام کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے تاکہ اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ لوگ بہرہ مند ہو سکیں۔

دستخط

محمد امداد اللہ قاسمی

قاری محمد امداد اللہ قاسمی

یکم صفر ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۶ جنوری ۲۰۱۰ء



## عرض مؤلف

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔ أما بعد: رسالہ ”تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے نشانہ تنقید پر“ کی چوتھی اشاعت پیش خدمت ہے۔ ”اشاعت التوحید والسنہ“ پاکستان کی قدیم دینی جماعتوں میں سے ہے۔ اس کے اکابر کی محنت سے علماء اور مدارس کا ایک بہت بڑا حلقہ دینی خدمات میں مصروف ہے۔ یہ رسالہ تبلیغی جماعت کے متعلق ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی عمومی پالیسی اور ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی طرف سے ایک عربی کتاب ”تحفہ الاشاعہ باحوال التبلیغ والاشاعہ“ پر ایک تاثراتی تحریر ہے۔

”تحفہ الاشاعہ باحوال التبلیغ والاشاعہ“ میں دعوت و تبلیغ کے فضائل و آداب کی آڑ میں ”تبلیغی جماعت“ نصاب تبلیغ، کتب فضائل اور اکابر تبلیغ پر سخت تنقید کرتے ہوئے ”تبلیغی جماعت“ علمائے دیوبند اور بالخصوص تبلیغی اکابر کو یہودییت، عیسائیت، ہندومت، بت پرستی اور شرک کا داعی کہا گیا ہے۔ یہ رسالہ ”تحفہ الاشاعہ“ کی اس تنقید و تنقیص اور ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی تبلیغی جماعت، کتب فضائل، اکابر تبلیغ اور اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم کے متعلق ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے عمومی رویہ پر ایک تاثراتی تحریر ہے، اسے مستقل جواب یا تنقید نہیں کہا جاسکتا۔

اس رسالہ کی اشاعت پر بعض حضرات نے یہ شکوہ بھی کیا ہے کہ ”تحفہ الاشاعہ“ کی تبلیغی جماعت، نصاب تبلیغ اور اکابر تبلیغ پر تنقید کو ”اشاعت التوحید والسنہ“ سے کیوں منسوب کیا گیا؟



اس پر عرضِ خدمت ہے کہ:

- ۱: کتاب کا نام ”تحفة الاشاعہ“ (اشاعت التوحید والسنہ کا تحفہ) ہے۔
  - ۲: ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے امیر مرکزی مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے کتاب کو اپنی بھرپور تائید سے نوازا اور عرصہ سے خود اس طرح کا کام کرنے کا عندیہ ظاہر کیا۔
  - ۳: امیر ”اشاعت التوحید والسنہ“ نے ”تحفة الاشاعہ“ پر تقریظ لکھ کر مؤلف مولانا عبد الوکیل کی نگارشات کے ”تحفة الاشاعہ“ یعنی اشاعت التوحید والسنہ کی طرف سے تحفہ ہونے کی تائید کی ہے۔
  - ۴: ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مرکزی رہنماؤں اور مبلغین نے کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کی اپنی تقریظ میں تائید و توثیق کی ہے۔
  - ۵: ”تحفة الاشاعہ“ کو ”اشاعت اکیڈمی، پشاور“ نے شائع کیا۔ ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی جماعتی مطبوعات کا مرکزی اشاعتی ادارہ، یہی ”اشاعت اکیڈمی“ ہے۔
  - ۶: ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مرکزی رہنما اشاعت التوحید کے مرکزی سٹیجوں سے عرصہ سے تبلیغی جماعت، نصابِ تبلیغ اور اکابر تبلیغ پر تنقید کر رہے ہیں۔
  - ۷: ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے جماعتی اجلاسوں میں تبلیغی جماعت، نصابِ تبلیغ اور اکابر تبلیغ کو نشانہ تنقید بنایا جاتا ہے اور جماعتی اجلاسوں کی یہ کارروائی ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے جماعتی ترجمان ماہناموں: ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات اور ماہنامہ ”التوحید والسنہ“ پنج پیر صوابی، سرحد میں چھپتی ہے۔
  - ۸: جب ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے امیر کو ”تحفة الاشاعہ“ کے اشاعت کی ترجمانی پر اعتراض نہیں بلکہ تائید ہے اور ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی مذکورہ بالا تائیدات اس کتاب کو حاصل ہیں تو دوسرے حضرات کو اس تنقید کے ”اشاعت التوحید والسنہ“ سے منسوب کرنے پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔
- اس لیے ”تحفة الاشاعہ“ کو ”اشاعت التوحید والسنہ“ سے منسوب کرنے



پراعتراض کرنے والوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی مرکزی شوری ”تحفة الاشاعہ“ کے مندرجات سے برأت کا اعلان کر دے اور اس کی تائید و توثیق سے واضح رجوع کر لے تو یہ تنقید و تنقیص فقط مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ مولانا عبدالوکیل کے ذمہ رہے گی اور بصورت دیگر اگر ”اشاعت التوحید والسنہ“ کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟

۹: یہ تحریر فقط ”تحفة الاشاعہ“ کے متعلق نہیں بلکہ تبلیغ اور اکابر تبلیغ کے متعلق ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے عمومی رویہ پر ہے ”تحفة الاشاعہ“ چونکہ اس رویہ کی مکمل ترجمانی کر رہی ہے، اس لیے اسے بنیاد بنایا گیا ہے۔

۱۰: ”اشاعت التوحید والسنہ“ سے وابستہ بعض مخلص حضرات ”اشاعہ“ کی موجودہ پالیسی سے بے زار ہیں اور موجودہ گستاخانہ لب و لہجہ کو پسند نہیں کرتے مگر ”اشاعہ“ کو اپنے اکابر کی جماعت کہتے ہوئے اس کے خلاف کسی بات کو برداشت بھی نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جب ”اشاعت التوحید والسنہ“ اپنا مقصد کھو چکی ہے اور اس جماعت نے اب امت کے اجماعی مسائل اور اکابر کے مسلک کی تردید ہی کو اپنا مقصد بنا لیا ہے تو ”اشاعہ“ کوئی ایسا حسی تبرک تو ہے نہیں کہ اسے ہی ”أَشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ“ بنا لیا جائے۔ ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے نام سے تو اب غیر مقلد اور کئی دوسرے گمراہ بھی کام کر رہے ہیں مثلاً: مولانا عبدالسلام رستی، احمد سعید ملتانی وغیرہ۔ اس لیے جب ”اشاعہ“ علی الاعلان اکابر کے مسلک و مزاج کو چھوڑ چکی ہے تو ان بزرگوں کو بھی چاہیے کہ علی الاعلان ”اشاعہ“ کو چھوڑ کر اکابر کے اتباع کو اپنا نصب العین بنا لیں۔ ورنہ یہ حضرات ”اشاعہ“ کی موجودہ پالیسی سے بیزار ہونے کے باوجود ”اشاعہ“ کے موجودہ رویہ کی سرپرستی قبول کرنے اور عنوان کی مشابہت کی وجہ سے موجودہ گستاخانہ پالیسی کے گناہ میں شریک ہیں۔

اس رسالہ میں فقط اتنی گزارش ہے کہ جن اکابر علمائے دیوبند کو ”تحفة الاشاعہ“ میں



یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بت پرستی اور شرک کا داعی کہا گیا ہے آپ بھی تو ان کے نام لیوا ہیں اگر یہ تنقید و تنقیص ہمیں برداشت نہیں تو آپ کو کیسے برداشت ہے؟ اور آپ اس تنقید و تنقیص کو آوازہ حق کہہ رہے ہیں؟

اس رسالہ کا مقصد محض تنقید نہیں بلکہ اکابر اہل سنت و الجماعت علمائے دیوبند قدس سرہم اور ان کے دعوتی اصلاحی کام ”تبلیغی جماعت“ کا دفاع ہے۔

اللہ تعالیٰ اکابر کی معیت اور ان کی عظمت کا پاس ادب نصیب فرمائے۔ آمین!

غفرلہ  
محمد امجد

نثار احمد الحسنی

۱۲ / ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

۱۶ / فروری ۲۰۱۱ء



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی  
سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ - اَمَّا بَعْدُ:

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند رحمہم اللہ کو یہ سعادت بخشی کہ ان کے دینی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اطراف عالم میں ان کے فیوضات کو پھیلا دیا۔

علمائے دیوبند رحمہم اللہ نے درس و تدریس، اصلاح و ارشاد، دعوت و تبلیغ اور تصنیف و تالیف غرض ہر شعبہ دین میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ علمائے دیوبند کی خدمات کا یہ وسیع دائرہ جماعتوں میں بٹا ہوا نہیں بلکہ ان حضرات نے ہر شعبہ کو دوسرے شعبوں کے معاون کے طور پر اس طرح پھیلا یا کہ ایک ہی درخت کی ان شاخوں کا یہ ایک ہی پھل دینی ترقی کے ثمرات کی صورت میں پورے عالم میں امت کی دینی نشوونما کا وسیلہ ہے۔

علمائے دیوبند کی دینی خدمات کا ایک عنوان ”دعوت و تبلیغ“ بھی ہے۔ یوں تو ہر شعبہ تبلیغ دین اور ہر خادم دین مبلغ و تبلیغی ہے مگر خاص دعوت الی اللہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہوئے ہر طبقہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کیلئے ہمہ تن مشغول رہنے والی جماعت بھی ان میں ہمیشہ رہی ہے۔ صوفیاء کرام کا خانقاہی کام، علمائے کرام کے وعظ و ارشاد اور اس کیلئے اسفار و مجاہدات اسی کا تسلسل ہیں۔ اس دور میں اللہ جل شانہ نے حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے دل میں اس کا داعیہ پیدا فرمایا اور انہیں ایسی لگن اور تڑپ نصیب فرمائی کہ آج دنیا کا کونہ کونہ دعوت و تبلیغ کے فیوضات سے منور ہے اور اس کام کی برکت سے جہاں مسلمان ایمان و یقین سے معطر ہوئے، وہیں غیر مسلموں کے سامنے بھی اسلام کا عملی نقشہ ایمان و ایقان کی قوت کے ساتھ سامنے آیا۔

”دعوت و تبلیغ“ کے شعبہ کے علاوہ دوسرے دینی شعبوں میں دینی خدمات سرانجام دینے والے اکابر نے بھی ”دعوت و تبلیغ“ کی تائید کو اپنی سعادت سمجھا اور اپنے متوسلین کو عملاً اس کام



جماعت کے بنیادی مقاصد میں توحید و سنت کی دعوت اور شرک و بدعت کی تردید تھی مگر کچھ لوگ اپنے خاص مقاصد کیلئے اکابر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کچھ اکابر ان کے روئے کو ان کا ذاتی تفرقہ قرار دیتے ہوئے برداشت کرتے رہے مگر ان چند متفرق دین نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کو ہمیشہ اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا اور ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے قیام کا مقصد اپنی اس خاص پالیسی کو قرار دیا چنانچہ ”اشاعت التوحید والسنہ“ راولپنڈی کے شوری کے اجلاس منعقدہ ۱۹ مئی ۱۹۹۶ء میں مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی عصمت اللہ اور مولانا اشرف علی کی موجودگی میں مولانا قاضی محمد حیات (حصار) نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مقصد قیام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

”جب ہمارے اکابرین نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ پاکستان کی بنیاد رکھی علمائے دیوبند کی جماعتیں: احرار، تبلیغی جماعت، جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی تھیں۔ ہمارے اکابر کے ان جماعتوں کے علماء سے رابطے تو تھے لیکن یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ہمارے اکابر نے محسوس کیا کہ ہمارے لیے ان جماعتوں کے ساتھ چلنا ممکن نہیں اس لیے انہوں نے ان جماعتوں کے ہوتے ہوئے بس اپنا الگ پلیٹ فارم ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے نام سے بنایا۔ ہمیں صد فی صد یقین ہے کہ ہمارے اکابر نے محض قد بڑھانے کے لیے جماعت نہیں بنائی بلکہ دیانتداری سے محسوس کیا کہ ہم دوسری جماعتوں میں شامل ہو کر کھلم کھلا توحید و سنت بیان نہیں کر سکتے۔ اس لیے نئی جماعت تشکیل دی گئی۔“

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے کارکنوں کو ”اشاعت التوحید والسنہ“ کا مقصد قیام یاد دلاتے ہوئے کہا:

”دوستو اگر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے شاگرد ہو تو دنیا کے کفر کو تمہارے دین میں شک نہیں رہنا چاہیے سید عنایت اللہ شاہ کے مریدو! سکھوں کی توحید نے



سکھوں کو ہندوؤں سے الگ کر دیا تمہاری توحید بھی اگر تبلیغی جماعت کی توحید سے ملتی جلتی ہو تو افسوس ہے تمہاری بزدلی پر شیخ القرآن کے شاگردو! اگر تمہاری توحید عام دیوبندیوں کی توحید سے ملتی ہے تو گویا تم نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے قیام کے مقصد کو فراموش کر دیا۔“

”اشاعت التوحید والسنہ“ کے اکابر کے منہج سے ہٹ کر کھلم کھلا توحید بیان کرنے کا نتیجہ امت کے اجماعی مسائل سے انکار اور اکابر کے مسلک کی تردید کی صورت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ جب اس جماعت نے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے بنیادی مقصد: توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے عقیدہ ”حیات الانبیاء علیہم السلام“؛ ”سماع صلوة و سلام عند قبر النبی ﷺ“، اور ”سماع موتی“ کے انکار اور ان مسائل کے قائلین پر فتویٰ کفر و شرک کو اپنا مقصد بنا لیا تو حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ وغیرہ علمائے حق اس جماعت سے الگ ہو گئے اور اب تو اس جماعت کی حیثیت ایک فرقہ کی سی ہو گئی ہے۔ اس فرقہ نے جہاں اکابر علمائے دیوبند کی ہر دینی جدوجہد کو نشانہ تنقید بنایا وہیں ”دعوت تبلیغ“ بھی ان کے نشانہ پر رہی ہے۔ ”اشاعت التوحید و السنہ“ کے مرکزی رہنما اور مدیر ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات پروفیسر محمد ضیاء المعروف محمد الفضل صاحب (لالہ موسیٰ، گجرات) ”اشاعت والتوحید والسنہ“ کے مرکزی مبلغ علامہ احمد سعید خان ملتانی کی رائے تبلیغی جماعت کے متعلق نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں۔“

”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی نے انک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

”اس دن سے بربادیاں شروع ہو گئیں جس دن شیعوں سے نکاح ہوئے شیعوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جانے لگیں قبر پرستوں کو بیٹیاں دی جانے لگی اور یہ ساری بربادی

۱ ماہنامہ ”نغمہ توحید“ جلد نمبر ۸ شماره نمبر ۵ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء صفحہ ۴۱

۲ ”نخس کم جہاں پاک“ ص ۶۹ (مطبوعہ: مرکز اشاعت التوحید والسنہ، لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان ستمبر ۱۹۹۸ء)



اُس دن سے یہ تباہی و بربادی شروع ہوئی جس دن اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر مُلّا نے ”فضائل اعمال“ اور ”فضائل درود شریف“ کو سینے سے لگایا۔ جس دن اللہ کی کتاب کو چھوڑا گیا بزرگوں کی کتابوں کو سینے سے لگایا اسی دن سے یہ بربادیاں شروع ہوئیں۔“ (کیٹ سے پنجابی سے اردو مترجم اقتباس)

گویا مولانا ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب کے نزدیک عقائد و اعمال کی تمام معاشرتی برائیوں کی بنیاد ”فضائل اعمال“ ”فضائل درود شریف“ اور ان کی تشہیر و تبلیغ کرنے والی ”تبلیغی جماعت“ ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب گجراتی مرکزی ناظم اعلیٰ ”اشاعت التوحید والسنۃ“ پاکستان نے دورہ بلوچستان میں ”جامعہ مفتاح العلوم“ میں ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کے اجلاس منعقدہ، ۷ مئی ۲۰۰۰ء میں ”تبلیغی جماعت“ پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

”تبلیغی جماعت کو لیجئے، سب تبلیغی بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ کچھ تو شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بھی مل جائیں گے۔“<sup>۱</sup>

تبلیغی جماعت سے بغض و عناد اور مخالفت کا یہ رجحان ”اشاعت التوحید والسنۃ“ میں عرصہ سے رہا ہے۔ اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب اپنی تصانیف میں ”تبلیغی جماعت“، اکابر تبلیغ اور کتب فضائل کو ہمیشہ نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

”فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکو اس سے کچھ نہیں بنتا۔ اور میں نے نہایت دیانتداری سے رد کیا ہے غلط کو غلط کہتا ہوں چاہے اپنی جماعت والا کیوں نہ ہو جس پر میری کتابیں شاہد ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک وہ معصوم ہو وہ الگ بات ہے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ اللہ عزوجل مولانا زکریا کو معاف فرمائے اور اس پر رحم فرمائے۔ لیکن انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور مولانا زکریا سے اس میں لغزشیں صادر ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ اب اگر کوئی ان غلطیوں کو غلطی نہ کہے اور اسے قرآن جیسا صحیح تصور کرتا ہو تو اسے جاہل کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔“<sup>۲</sup>

۱ (ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات۔ ربیع الاول، ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ جولائی ۲۰۰۰ء، ج ۱۲، شمارہ نمبر ۳، ۴، ص ۴۵)۔

۲ ”التنقید الجوهری“ ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء۔ دارالقرآن پشاور، صوابی۔



شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق خان بادشاہ صاحب لکھتے ہیں:

”جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں“۔<sup>۱</sup>

مولانا ڈاکٹر ابوسلمان سراج الاسلام حنیف صاحب نے غازی عزیز (غیر مقلد) کی کتاب ”ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت“ مطبوعہ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ / نومبر ۱۹۹۵ء از ادارۃ الحجوث الاسلامیہ، بالجامعہ السلفیہ بنارس، انڈیا، پر اپنی تائیدی تقریظ محررہ: ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ / ۶ جولائی ۱۹۹۱ء میں بلاوجہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی کتب فضائل جو تبلیغی جماعت کا دعوتی نصاب ہیں، پر تنقید کر کے ہوئے لکھا:

”بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث ضعیفہ فضائل اعمال میں لگ سکتے ہیں۔

اس اجازت سے کچھ لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا اور ضعاف اور موضوع و من گھڑت روایات

سے عقائد و اعمال ثابت کرنے لگے۔ جس کی کئی مثالیں کتاب فضائل اعمال اور فضائل

صدقات میں مل جاتی ہیں۔ مثلاً حکایات صحابہ ص ۱۶۷ میں لکھا ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ

عنه نے رسول اللہ ﷺ کا خون پیا، پھر شیخ الحدیث صاحب نے (ف) لکھ کر آگے مسئلہ

لکھا ہے کہ: حضور ﷺ کے فضلات، پاخانہ اور پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں۔“

فالی اللہ المشتکی۔<sup>۲</sup>

حال ہی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء میں ”اشاعت التوحید والسنة“ کے معروف عالم

دین مولانا عبدالمقدس باچا صاحب نے ”تحقیق الحق“ کے نام سے کتاب لکھی، جسے ”اشاعت

التوحید والسنة“ صوابی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر

”اشاعت التوحید والسنة“ مولانا غلام حبیب صاحب ”اشاعت التوحید والسنة“

انک نے پرزور تقاریظ سے اپنی تائید سے نوازا ہے۔ کتاب ”تحقیق الحق“ میں مؤلف کی تحقیق حق

اور انداز تحقیق کو ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ الصواعق المرسلہ ص ۱۵ بحوالہ التنقید الجوهری مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دارالقرآن بیچ پیر، صوابی۔

۲۔ ”ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت“ ص ۳۲



حجۃ الاسلام، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق

لکھتے ہیں:

”حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ نے شیعوں کی تردید کیلئے یہ ایک فرضی عقیدہ

اختیار کیا ہے۔“<sup>۱</sup>

مؤلف، ”تحقیق الحق“ نے صفحہ نمبر ۱۳۲ تا ۱۳۵ ستائیس آیات حضرت نانوتوی رحمہ

اللہ کے موقف کے رد کیلئے حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی تالیف ”آب حیات“ اور قرآن مجید

کے تقابل کے طور پر لکھی ہیں۔ یہی صاحب امام الحدیث حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی رحمہ

اللہ کی تالیف ”المہند علی المفسد“ جو تمام اکابر علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے اور تمام اکابر علمائے

دیوبند اسے عقائد حقہ کی دستاویز قرار دیتے ہیں کے متعلق لکھتے ہیں:

”المہند علی المفسد“ سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کارروائی تھی بالفاظ دیگر بیان

صفائی ہے عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔“<sup>۲</sup>

مگر اسے عقائدی خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیوبند کہنا پر لے درجے کی ضلالت ہے۔<sup>۳</sup>

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند کے متعلق لکھتے ہیں:

اس سے پہلے شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔<sup>۴</sup>

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفر رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

مبتدعین (بدعتیوں) کا مقتدی اس دور میں مولانا سرفراز خان صفر ہے۔<sup>۵</sup>

اس کتاب کے تقریظ نگار حضرات ہی کچھ انصاف سے کام لیں کہ اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ

کو فرضی عقائد گھڑنے والے، بدعتی اور پر لے درجہ کے ضلالت پسند باور کرانادین کی کیا خدمت ہے؟

مولانا قاضی عبدالسلام حنفی اشرفی صاحب نے ”تبلیغی جماعت“ کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے

ایک مستقل کتاب ”قدیم مقدّس علمی شاہراہ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت“ کے عنوان سے لکھی جسے

”اشاعت التوحید السنہ“ کے ترجمان ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات نے بالاقساط شرف اشاعت

<sup>۱</sup> ”تحقیق الحق“ صفحہ ۶

<sup>۲</sup> تحقیق الحق، صفحہ ۱۳۱

<sup>۳</sup> ”تحقیق الحق“ صفحہ ۱۳۷۔

<sup>۴</sup> ”تحقیق الحق“ صفحہ ۱۳۸

<sup>۵</sup> ”تحقیق الحق“ صفحہ ۱۰۷



بخشا اس کتاب میں کتب فضائل، اکابر تبلیغ، اور ”تبلیغ جماعت“ پر تنقید کی حد کر دی گئی۔ آخری قسط ”خاتمة الكتاب“ کے عنوان سے چھپی قاضی عبدالسلام صاحب اس میں لکھتے ہیں:

”موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے مگر درحقیقت دین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل الٹ ہے۔“

دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دینی دشمنی زور و شور سے پھیلائی جا رہی ہے۔“

اہل حدیث غیر مقلدین نے تبلیغی جماعت کے مشہور دعوتی، تعلیمی نصاب، فضائل اعمال مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کی اہمیت کم کرنے کیلئے علامہ ضیاء الدین محمد بن عبدالوہد المقدسی رحمہ اللہ (م ۶۳۶ھ) کی کتاب ”فضائل الاعمال“ کو محقق و مستند فضائل الاعمال کے نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے غیر مقلد تقریظ نگاروں نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ اصل فضائل اعمال یہی کتاب ہے تبلیغی جماعت جس فضائل اعمال کی تعلیم و تشہیر کرتی ہے وہ غیر مستند، موضوع، ضعیف روایات اور قرآن و حدیث سے متصادم عقائد و اعمال اور قصص و حکایات و خرافات پر مشتمل ہے۔

”فضائل الاعمال“ کے ان غیر مقلد تقریظ نگار حضرات مثلاً: عبدالسلام رستمی، غلام اللہ رحمتی، عبدالعزیز نورستانی، میر سمیع الحق، سمیع اللہ نجیبی، امین اللہ پشاوری جیسے متعصب غیر مقلدین کے جلو میں مولانا محمد طیب طاہری امیر ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی تقریظ بھی موجود ہے۔

مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے جہاں اپنی تقریظ کے ساتھ ان اہل حدیث غیر مقلدین کو تبلیغی جماعت کے خلاف جمع ہونے پر پزیرائی بخشی وہیں ”فضائل اعمال“ مؤلف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کے خلاف بھی اپنے بغض و عناد کا اظہار کیا۔ چنانچہ مولانا محمد طیب طاہری امیر ”اشاعت التوحید والسنہ“ اپنی تقریظ میں ”فضائل الاعمال“ کے پشتو مترجم ابو حامد فضل ربی عمر الصافی غیر مقلد کے تعارف میں لکھتے ہیں:

”قام بتحقیفہ و تخریجہ و ترقیمہ و التعليق علیہ الاخ الفاضل

ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات محرم صفر ۱۴۲۱ھ مئی جون ۲۰۰۰ء۔ جلد نمبر ۱۲ شماره نمبر ۱، صفحہ ۵۳



الشیخ ” ابو حامد فضل ربی عمر الصافی وهو من اقبائی  
واصدقائی المخلصین و من احد تلامیذ الامام شیخ الوقت و  
الزمان شیخ التفسیر و الحدیث ” ابو محمد طیب محمد طاهر“  
رحمه الله“<sup>۱</sup>

” (اس کتاب فضائل الاعمال) کی تحقیق تخریج، ترقیم اور تعلق فاضل بھائی شیخ ابو حامد فضل  
ربی عمر الصافی نے کی ہے یہ میرے مخلص احباب اور دوستوں میں سے اور امام اور شیخ وقت و  
زمان شیخ التفسیر والحدیث ابو محمد طیب محمد طاهر رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔“

مترجم کے تعارف کے بعد مولانا محمد طیب صاحب تبلیغی جماعت کے متعلق اپنے بغض و عناد  
کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

” وان یجتنبوا من مجالسهم وافکارهم وخرافاتهم و خاصة من  
اهل البدع و الخرافین الذین ینشرون البدع و الخرافات باسم  
الدين الصحيح فهؤلاء مساكين في العلم و العمل بان العمل یكون  
بمقتضى العلم و التحقیق فهم ما یستطیعون بان یمیزو بین قول الله و  
قول رسوله و قول الصحابة لقله العلم و الفهم والرشد فمن اشهر  
اقوالهم التي یقدمونها فی المحاضرات و المجالس العلمية و المحافظ  
الدينية فینسبون الأقوال إلى الزهاد و أصحاب الورع و كبار الناس  
فقولهم ” قال الزهاد و الرهبان “ فاکثر مواضعهم مبنية بالحکایات  
المحدثه و المنامات الكاذبة والكشف الباطل فالعقل البصیر  
یمشی و یتبع بمنهج السلف الصالح وهو القرآن و السنة و اثار الصحابة  
و التابعین و الأئمة المجتهدين و یتعد نفسه عن منهج الخلف فأساس  
منهجهم بالحکایات و المنامات و بالاحادیث الضعیفة و الموضوعه  
و المناکیر، فالرجل البلید یصیر صیداً لهم فی شبکاتهم فلا یتخلص



نفسہ منہم الامن رحم ربی۔

”فأخص بتوصيتي و نصيحتي لجميع الدعاة والمسلمين الذين يخرجون و يتجولون مع هؤلاء المساكين في سبيل الدعوة و التبليغ فعليہم أن يتجنبوا منہم و ان يبتعدوا أنفسهم من هؤلاء الذين يسمونہم ”جماعة التبليغ“ و يشارکوا و يلتحقوا أنفسهم بالإخوة الذين يجتهدون ليلا و نهاراً ببذل جهودهم الخالصة و محنتهم الدائمة في نشر الدعوة الصحيحة لإشاعة التوحيد و السنة في جميع اطراف العالم۔“

”اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم و عمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم و تحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم و فہم اور رشد کی قلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہؓ کے اقوال میں فرق نہیں کر سکتے پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں پس سمجھدار اور دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور بعد والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان (تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث ہیں۔

پس نا سمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنچے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔“



”پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم و عمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام ”تبلیغی جماعت“ رکھتے ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت ”اشاعت التوحید والسنة“ کیلئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کر رہے ہیں۔“

مولانا محمد طیب صاحب امیر ”اشاعت التوحید والسنة“ نے اپنی اس نصیحت اور درد مندانہ اپیل میں جہاں خواص و عوام کو ”اشاعت التوحید والسنة“ اور ”فضائل الاعمال“ کے غیر مقلد ناشرین و مؤیدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے وہیں تبلیغی جماعت کو باطل اور گمراہ فرقوں میں شمار کرتے ہوئے اہل بدعت اور خرافین (خرافات بیان کرنے والے) اور ان کے منہج اور دعوت کو باطل، خرافات اور جھوٹ پر مبنی قرار دیا ہے۔ تبلیغی جماعت ”اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کا دینی ورثہ ہے مگر نہ جانے کن مقاصد کے پیش نظر مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے اپنے متبعین کو علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے اس کام سے روک کر غیر مقلدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے۔ پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب تبلیغی جماعت کے انداز دعوت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تبلیغی جماعت کے عام کارکنوں سے کر مولانا عبدالوہاب تک ہر شخص ایک مخصوص

انداز میں بیان کرتا ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے..... کتابوں میں یوں آیا ہے

..... بزرگ فرماتے ہیں..... مولانا محمد یوسف..... حضرت جی فرماتے

تھے..... فلاں نے خواب میں دیکھا..... جماعت کے ایک ساتھی نے کار

گزاری سناتے ہوئے رائیونڈ مرکز میں بتایا..... وغیرہ۔ بیان کرنے والے نہ

قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہیں اور نہ احادیث مبارکہ ہی۔ إلا ماشاء اللہ“

پروفیسر محمد افضل ضیاء تبلیغی جماعت کے متعلق ”اشاعت التوحید والسنة“ کی



اس پالیسی کے ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے ایک کارکن ڈاکٹر عبدالستار انصاری الوہابی کے خیالات لکھتے ہیں:

ڈاکٹر موصوف کو فضائل سنا کر سادہ لوح عوام کو پھانسنے والے اخبار اور ہبان سے بھی گلا ہے کہ وہ انقلاب کے نسخہ کیمیا قرآن کریم کو تبلیغی نصاب کیونکر قرار نہیں دیتے حالانکہ امام الانبیاء ﷺ نے قوم کو قرآن سنایا تھا چند نمبر نہیں پیش فرماتے تھے۔

اس اقتباس میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ تبلیغی جماعت کی دشمنی میں یہ لوگ اس حد تک جا چکے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے اکابر کو یہود و نصاریٰ کے وڈیرے اخبار اور ہبان قرار دیتے ہیں۔ اکابر دشمنی اور بے ادبی نے اب انہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے استہزا اور حقارت کو یہ دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے اکابر کے یہ چہیتے پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب لکھتے ہیں:

”اور سنت محض داڑھی بڑھانے، ٹخنے ننگے رکھنے اور مسواک کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ پیدائش سے موت تک پوری زندگی پر محیط ہے..... ایک ٹولہ اللہ کی رضا اور نبی پاک ﷺ کی سنتوں کا نام تو لیتا ہے اور تعلیم و تبلیغ کے لیے مہم چلانے کو نہ صرف تیار ہے بلکہ نصف صدی اس کوشش میں گزار چکا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کی پاکیزہ سنتوں کا شور مچانے والا یہ گروہ نبی کریم ﷺ کی سب سے بڑی سنت ”تذکیر بالقرآن“ سے اللہ واسطے کابیر رکھتا ہے۔ کہنے کو تو فضائل قرآن پر مشتمل ایک ضخیم حصہ ان حضرات کے تبلیغی نصاب میں شامل ہے اور مسجد میں بھی اس کی تعلیم جاری ہے اور گھر پر بھی لیکن عملاً اس دیندار گروہ کے نزدیک قرآن کو اتنا مقام بھی حاصل نہیں جتنا مولانا محمد زکریا کے مرتب کردہ تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) کا ہے۔“

”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مؤقر جریدہ ”نغمہ توحید“ کے مدیر نے سنت رسول اللہ ﷺ کو جس تمسخر اور حقارت سے لکھا ہے ان کے ہاں کے بے ادبی اور بے راہ روی کے ماحول سے

۱۔ ماہنامہ ”نغمہ توحید“ جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۵ جمادی الثانیہ ۱۴۱۸ء اکتوبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۵۵

۲۔ ماہنامہ ”نغمہ توحید“ گجرات جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۷ رجب ۱۴۱۷ء دسمبر ۱۹۹۶ء صفحہ ۳۸، ۳۷



اسی کی توقع ہو سکتی ہے مگر دعوت و تبلیغ میں چلنے والوں نے تو کبھی یہ نہیں کہا کہ سنت چند افعال ہی کا نام ہے اور دین پوری زندگی کو شامل نہیں۔ دعوت و تبلیغ کے اکابر سے لے کر عام بیانات اور مجالس تک ہر جگہ اس سبق کو دہرایا جاتا ہے کہ اسلام مکمل زندگی کو پورے دین میں ڈھالنے کا نام ہے۔ اس طرح دعوت و تبلیغ کی محنت میں لگنے والوں نے کبھی قرآن مجید کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ دعوت و تبلیغ میں ایسا کوئی نسخہ نہیں کہ ہر عامی اور دینی علوم سے بے بہرہ کو ایک ماہ کے دورہ تفسیر میں قرآن مجید کے ماہر ہونے کی سند دیکر اسے کفر و شرک کے فتویٰ کی تھالی دی جائے اور اپنے چند مخصوص مسائل جو امت کے اجماعی موقف کے خلاف محض جماعتی حیثیت رکھتے ہیں کو قرآن مجید کی آڑ میں بیان کیا جائے، قرآن مجید کو اپنے چند خاص مسائل کا ذریعہ بنا کر بیان کیا جائے اور جو "اشاعت التوحید والسنہ" کے ان اختراعی مسائل سے معذرت چاہے اسے قرآن کا مخالف اور قرآن کا منکر قرار دیا جائے۔

"اشاعت التوحید والسنہ" کے نصاب میں اگر علوم دینیہ سے ہر بے بہرہ قرآن مجید کا ماہر ہے تو پھر اسلم جیرا چپورٹی، غلام احمد پرویز، نیاز فتح پوری اور جاوید احمد غامدی جیسے منکرین حدیث کو بھی قرآن کا ماہر اور ان کی دعوت کو قرآن کی دعوت کہا جائے گا۔ ان لوگوں نے بھی تو قرآن ہی کا نام لیا اور اپنی زندگیاں اسی مزعومہ قرآنی خدمت کے نام سے کھپادیں۔ قرآن کا نام لینے کے باوجود انہیں جب اس لیے تسلیم نہیں کیا جاتا کہ انہوں نے ائمہ، اسلاف اور اکابر کے منہج سے ہٹ کر اپنی ذاتی تحقیق کو قرآن کا منشاء قرار دیا تو "اشاعت التوحید والسنہ" کے ہر مدعی قرآن کی اپنی ذاتی تحقیق کو کس طرح دین کہا جاسکتا ہے؟

دعوت و تبلیغ کے حضرات قرآن مجید کی عظمت اور راہنمائی کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں مگر اسے باز بچہ اجهال بنانے کے قائل نہیں اور اسلاف کے منہج سے ہٹی ہوئی قرآن مجید کی کسی تعبیر کو قرآن کی تفسیر نہیں کہتے قرآن مجید کو علماء سے سیکھنے اور علماء سے پوچھ پوچھ کر اپنی عملی زندگی مزین کرنے کا سبق پڑھاتے ہیں "اشاعت التوحید والسنہ" اور دعوت و تبلیغ کے قرآن مجید سمجھنے کے اس فرق کو "اشاعت التوحید والسنہ" کے یہ ذمہ دار قرآن کے انکار کا نام دے کر تبلیغی جماعت کو قرآن کا مخالف قرآن کا منکر اور نہ جانے اپنی فتویٰ پٹاری کے کس کس تمغہ سے نوازتے ہیں۔

دعوت و تبلیغ اور اکابر تبلیغ کے متعلق "اشاعت التوحید والسنہ" کے اس رویہ کی شکایت عرصہ



سے ہے۔ اکابر اشاعت اپنے درس و وعظ اور تحریر و تقریر میں مختلف پیرایہ میں ہمیشہ ”دعوت و تبلیغ“ پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ کبھی تبلیغ کا طریقہ کار، کبھی کتب فضائل اور کبھی اکابر تبلیغ ان حضرات کے نشانہ تنقید پر رہتے ہیں۔

دعوت و تبلیغ اور کتب فضائل پر اعتراضات کی وضاحت عرصہ ہوا حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ ”دعوت و تبلیغ پر اعتراضات کے جوابات“ اور ”کتب فضائل پر اعتراضات کے جوابات“ کے عنوان سے فرما چکے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں عرصہ سے چھپ رہی ہیں، اہل حق کیلئے سُرور بصیرت اور صاحبان تشویش کیلئے راہ ہدایت ہیں مگر تعصب و عناد کا علاج کبھی کسی سے نہ ہو سکا۔

### کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کا تعارف

حال ہی میں ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے ایک رہنما مولانا عبدالوکیل صاحب نے ”تبلیغی جماعت“، ”کتب فضائل“ اور اکابر تبلیغ پر ”اشاعت“ کی اسی پرانی روش کا اعادہ کرتے ہوئے ”تحفة الاشاعہ فی احوال التبلیغ والدعوہ“ کے نام سے تین سو اٹھائیس صفحات میں عربی میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جسے ”اشاعت التوحید والسنہ“ پاکستان کی ذیلی تنظیم ”نوجوانان توحید و سنت“ کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد ایاز صاحب ڈرانی، مدیر جامعہ تبلیغ القرآن، پشاور نے ”اشاعت اکیڈمی“ پشاور سے شائع کیا ہے مولانا عبدالوکیل صاحب مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے اس کتاب میں ”تبلیغی جماعت“ کو بزعم خویش قرآن و سنت کے نہج سے ہٹا ہوا، گمراہ اور بدعتی ثابت کیا ہے، ”کتب فضائل“ کو واہیات و خرافات کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے اکابر علماء دیوبند اور اکابر تبلیغ کو بدعتی اور جاہل قرار دیتے ہوئے یہودی و نصاریٰ سے ملا دیا ہے۔

”تحفة الاشاعہ“ کے مؤلف نے جہاں کتاب کے نام سے یہ ظاہر کیا ہے کہ دعوت و تبلیغ کے متعلق ان کا بیان کردہ موقف ”اشاعت التوحید والسنہ“ کا موقف ہے، وہیں ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے امیر، دارالقرآن پنج پیر کے شیخ الحدیث، مفتی اور اکابر اشاعت نے اس کتاب کی تائید سے مؤلف کو حوصلہ دیتے ہوئے پوری جماعت کی طرف سے اکابر علمائے دیوبند پر تنقید و تنقیص کے ان نشروں کو پذیرائی بخشی ہے۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے



## کتاب ”تحفة الاشاعہ“ پر اکابرین ”اشاعت التوحید و السنہ“ کی تائید و تحسین

دعوت و تبلیغ پر ”تحفة الاشاعہ“ کے مؤلف کی تنقید و تنقیص کے چند اقتباسات بطور نمونہ نقل کرنے سے پہلے ”اکابر اشاعت“ کی تقاریظ و تائیدات کو ملاحظہ کیا جائے کہ مسلمانان عالم میں دین و ایمان بیدار کرنے والے اس عالمی دینی دعوتی کام کو عرب و عجم میں بدنام کرنے، نقصان پہنچانے اور تنقید و تنقیص کی ان حضرات نے کس طرح تائید کی ہے۔

(۱) شیخ القرآن مولانا محمد طاہر بیچ پیر رحمہ اللہ کے صاحبزادہ، جانشین، ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مرکزی امیر اور دارالقرآن بیچ پیر کے مہتمم مولانا محمد طیب طاہری صاحب ”تحفة الاشاعہ“ پر تقریظ میں اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ولو ان الناس غنوا بدراسة كتابهم السماوي عنيتهم بكتب الناس لكان لهم شان غير هذا الشان وحال غير ذلك الحال فانما اشكوا بئى وحزنى الى الله. اردت منذ من طويل ان اذكر احوال بعض الذين يسمون انفسهم بالداعين وان كان دعوتهم بالمداهنة والكممان، وترك الرد بالمبتدع والشيطان، فلما سردت النظر على كتاب (تحفة الاشاعه فى اصول التبليغ والدعوة) الذى صنفه الاخ الصالح السيد عبدالوكيل فدعوت الله تعالى ان يبارك فى علمه، وعمله، وتصانيفه، لانه اذى حق الامر بالمعروف والنهى عن المنكر. واسئل الله ان يجعله امام الهدى.“<sup>۱</sup>

”اور اگر لوگ عام لوگوں کی کتابوں کی وجہ سے آسمانی کتابوں سے بے پرواہ ہو جائیں تو اس وقت ان کا رتبہ اور ان کی حالت عام مسلمان کے رتبہ اور حالت کی طرح نہیں ہوتی اس بری حالت پر شکوہ اور دکھ اللہ تعالیٰ سے ہی ہے۔

میرا ارادہ بہت عرصہ سے تھا کہ ان بعض لوگوں کا حال بیان کروں جو اپنے آپ کو داعی کہتے ہیں حالانکہ ان کی دعوت مُداهنت (مناقت)، حق چھپانے اور بدعتوں اور



شیطان کی تردید نہ کرنے کی دعوت ہے۔ جب میں نے اس کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کو دیکھا جسے میرے نیک بھائی مولانا عبدالوکیل نے لکھا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور تصانیف میں برکت دے۔ اس لئے کہ بے شک انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق ادا کر دیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو رہنمائے ہدایت بنائے۔“

(۲) ”دارالقرآن“ پنج پیر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یار بادشاہ صاحب ”تحفة الاشاعہ“ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

”فَوَجَدْتُهُ جَيِّدًا فِي مَوْضُوعِهِ وَمُفِيدًا، وَاللَّهُ اسْتَلَّ أَنْ يَجْعَلَهُ ذَرِيْعَةً لِلْهُدَايَةِ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَخُصُوصًا لِلْعُلَمَاءِ وَالطُّلَبَاءِ.“<sup>۱</sup>

”میں نے اس کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کو اپنے عنوان پر بہترین اور مفید پایا، میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو عامۃ المسلمین اور خصوصاً علماء و طلباء کیلئے ذریعہ ہدایت بنائے۔“

(۳) ”دارالقرآن“ پنج پیر کے مفتی مولانا مفتی سراج الدین صاحب ”تحفة الاشاعہ“ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

”قَدْ اجْتَهَدَ فِيهِ حَقَّ اجْتِهَادِهِ وَبَيَّنَّ فِيهِ طُرُقَ الدَّعْوَةِ إِلَى اللَّهِ فَجَزَاهُ اللَّهُ عَنَا جَزَاءً مَوْفُورًا وَجَعَلَ سَعِيَةَ مَشْكُورًا.“<sup>۲</sup>

”مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے اس کتاب میں تحقیق سے لکھنے کی محنت کا حق ادا کر دیا ہے اور دعوت الی اللہ کے طریقے اس کتاب میں بیان کیے ہیں پس اللہ تعالیٰ مؤلف کو بہت زیادہ بدلہ دے اور اس کی کوشش قبول فرمائے۔“

(۴) مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر اشاعت التوحید والسنة کے استاذ اور ”جماعت اشاعت“ کے مرکزی رہنما مولانا غلام حبیب صاحب موضع دیرہ، ضلع اٹک، علاقہ چھچھ۔ ”تحفة الاشاعہ“ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

”جمع فيهما من كنوز الكتاب والسنة واقوال العلماء والمواعظ من

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۱

۲ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۱



صلحاء الأمة لاشاعة التوحيد والسنته فوجدتها مفيدة لمن اراد ان يذكر و  
عبر و ترك نفورا۔“

فَكَتَبْتُ عِدَّةَ اسْطُرٍ لِطَالِعِهِ

وَاعْفِرْ وَارْحَمْ يَا رَبِّ عَلَيَّ كَاتِبِهِ

”توحید و سنت کی اشاعت کیلئے مولف ”تحفة الاشاعہ“ نے اس کتاب میں قرآن و سنت، علماء، اور صلحاء امت کے اقوال سے خزانے جمع کر دیے ہیں میں نے اس کتاب کو ہر اس آدمی کیلئے مفید پایا ہے جو نصیحت و عبرت حاصل کرنا چاہتا ہے اور (قرآن و سنت سے) فرار کرنا چھوڑنا چاہتا ہے۔

میں نے کتاب کا مطالعہ کرنے والے کے لئے یہ چند تائیدی سطور لکھ دی ہیں۔

یارب اس کتاب کے لکھنے والے کو معاف فرما اور اس پر رحم فرما۔“

”اشاعت التوحید والسنہ“ کے امیر اور دوسرے مرکزی حضرات نے ”تحفة الاشاعہ“ کے جن عنوانات کی تائید کی اور اسے اپنی پرانی دلی آواز قرار دیا، اب اسے بھی ملاحظہ کیا جائے۔

—۱—

### مولف ”تحفة الاشاعہ“ کا

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر شرک اور علم غیب کا الزام  
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی علمی عبقریت اور امت محمدیہ کے لئے ان کی دینی  
خدمات پر امت متفق ہے۔ آپ ائمہ حدیث اور ائمہ فقہ کے بلا واسطہ یا بالواسطہ شیخ اور استاذ ہیں  
”تحفة الاشاعہ“ کے مؤیدین اکابرین ”اشاعت التوحید والسنہ“ اور خود مولانا عبدالوکیل  
صاحب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد ہونے کے دعوے دار ہیں مگر ”تحفہ  
الاشاعہ“ کے ذریعہ سلفی، غیر مقلدین کو خوش کرنے کے لئے اپنی کتاب میں حضرت امام اعظم  
ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ رحمہم اللہ کا کہیں بھی ذکر نہیں کیا بلکہ تبلیغی جماعت، کتب فضائل اور  
اکابر دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید کرتے ہوئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بھی معاف نہیں کیا۔

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۳، ج



حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق ان کا یہ کشف مشہور ہے کہ وہ وضو کے مستعمل پانی میں وضو کرنے والے کے گناہوں کا اثر دیکھ لیتے تھے۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ وغیرہ اسلاف امت نے یہ واقعہ کئی جگہ نقل کیا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے بھی ”فضائل اعمال“ میں اسے نقل کیا ہے۔ مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ اس پر لکھتے ہیں:

أقول لو كان الأمر هكذا كما يقولون فلاحاجة للشهداء في الإسلام ولا يحتاج أحد إلى اليمين خصوصاً في زمن النبي ﷺ لأن السارق يعلم بدون الشهداء ويعلم الزاني عند سقوط قطرات الماء من أعضائه وقت الوضوء۔ بل هذا من المغيبات ولا يعلمها إلا الله وقال الله تبارك وتعالى: "قُلْ لَأَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ"۔<sup>۱</sup>

”میں کہتا ہوں اگر یہ بات (کشف کا معاملہ) اسی طرح ہے جس طرح یہ تبلیغ والے کہتے ہیں تو اسلام میں گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی بھی قسم لینے کا پابند نہیں۔ خصوصاً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور بغیر گواہوں کے پہچان لیا جاتا اور زانی وضو کے قطرات سے پہچان لیا جاتا۔ بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا“۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کا تبصرہ آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کشف کوئی دعویٰ غیب نہیں کہ ان حضرات پر علم غیب لغیر اللہ ثابت کرنے اور شرک کا الزام لگایا جائے۔ اولیاء اللہ کی کرامات کا حق ہونا علم عقائد کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ مولانا عبدالوکیل صاحب نے یہ کتابیں دز سا پڑھی ہوئی ہیں اور اکابر اشاعت التوحید والسنۃ اپنے مدارس میں انہیں پڑھاتے ہیں۔

”كِرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ“ اہل السنۃ والجماعت کے اجماعی عقائد میں سے ہے۔ ”تحفة الاشاعہ“ میں کرامات اولیاء اللہ کو علم غیب قرار دیکر اسے شرک بتانا کیا ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کا اہل السنۃ والجماعت کے اس اجماعی عقیدہ سے انکار کے مترادف تو نہیں؟



حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے متعلق ان کا یہ کشف مشہور ہے کہ وہ وضو کے مستعمل پانی میں وضو کرنے والے کے گناہوں کا اثر دیکھ لیتے تھے۔ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ وغیرہ اسلاف امت نے یہ واقعہ کئی جگہ نقل کیا ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے بھی ”فضائل اعمال“ میں اسے نقل کیا ہے۔ مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ اس پر لکھتے ہیں:

أقول لو كان الأمر هكذا كما يقولون فلاحاجة للشهداء في الإسلام ولا يحتاج أحد إلى اليمين خصوصاً في زمن النبي ﷺ لأن السارق يعلم بدون الشهداء ويعلم الزاني عند سقوط قطرات الماء من أعضائه وقت الوضوء۔ بل هذا من المغيبات ولا يعلمها إلا الله وقال الله تبارك وتعالى: "قُلْ لَأَعْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ"۔

”میں کہتا ہوں اگر یہ بات (کشف کا معاملہ) اسی طرح ہے جس طرح یہ تبلیغ والے کہتے ہیں تو اسلام میں گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور کوئی بھی قسم لینے کا پابند نہیں۔ خصوصاً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور بغیر گواہوں کے پہچان لیا جاتا اور زانی وضو کے قطرات سے پہچان لیا جاتا۔ بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا“۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کا تبصرہ آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کشف کوئی دعویٰ غیب نہیں کہ ان حضرات پر علم غیب لغیر اللہ ثابت کرنے اور شرک کا الزام لگایا جائے۔ اولیاء اللہ کی کرامات کا حق ہونا علم عقائد کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ مولانا عبدالوکیل صاحب نے یہ کتابیں دز سا پڑھی ہوئی ہیں اور اکابر اشاعت التوحید والسنۃ اپنے مدارس میں انہیں پڑھاتے ہیں۔

”كِرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ حَقٌّ“ اہل السنۃ والجماعت کے اجماعی عقائد میں سے ہے۔ ”تحفة الاشاعہ“ میں کرامات اولیاء اللہ کو علم غیب قرار دیکر اسے شرک بتانا کیا ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کا اہل السنۃ والجماعت کے اس اجماعی عقیدہ سے انکار کے مترادف تو نہیں؟



”اشاعت التوحید والسنہ“ نے پہلے ”حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام“ اور خصوصاً حیات سید الکائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا، پھر سماع صلوٰۃ و سلام عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا، پھر قائلین سماع پر کفر اور پھر شرک کا فتویٰ لگایا تو کیا کرامات اولیاء اللہ کو علم غیب قرار دے کر اسے شرک کہنا ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے اسی امت کے اجماعی مسائل کے انکار کے تسلسل کا ایک حصہ تو نہیں؟

پھر کشف و کرامات کا نام علم غیب رکھ کر ان کے انکار سے آپ سلفیوں اور غیر مقلدوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے مرکزی حضرات غیر مقلد ہو رہے ہیں۔ خود مولانا عبدالسلام صاحب (رستم، مردان) کی شخصیت سب کے سامنے ہے کہ وہ ”اشاعت التوحید والسنہ“ میں دورہ تفسیر اور دورہ حدیث پڑھانے والے مرکزی حضرات میں سے تھے ”اشاعت التوحید والسنہ“ صوبہ سرحد کے امیر اور مرکزی شوری کے رکن تھے، اور سید عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مگر آج غیر مقلدین کے شیخ الحدیث ہیں اور سلفی مکتب فکر کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی مرتبہ فقہ حنفی پر ترجیح دینے میں اپنی ساری صلاحیتیں لگا رہے ہیں۔

—۲—

## مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی ”تبلیغی جماعت“ پر تنقید

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ مولانا عبدالوکیل ”خاتمہ“ کے عنوان سے ”تبلیغی جماعت“

پر تنقید کا عنوان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تقصیرات الداعین المعاصرین وفریضة العلماء“<sup>۱</sup>

”اس دور کے داعیوں کی غلطیاں اور علماء کی ذمہ داری“

اس کے بعد مؤلف تبلیغی جماعت کی اپنی مزعومہ تقصیرات کو نمبر وار شمار کرتے ہوئے مختلف

عنوانات پر بحث کرتے ہیں مثلاً:

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۵۷



## ”دعوت و تبلیغ“ کو ایک مذہب اور فرقہ قرار دینا

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ لکھتے ہیں:

”ومن تقصیرات بعض الدعاة أنهم یخصون النجاة بمذہب و مسلک

واحد،..... فهذا القول لا یصح لأنه تشابه بالیہود والنصارى۔“<sup>۱</sup>

”اور بعض داعیوں کی تقصیرات میں سے یہ بھی ہے کہ نجات کو ایک ہی مذہب اور مسلک

سے خاص کرتے ہیں..... یہ بات درست نہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے۔“

دعوت و تبلیغ کے اکابر ہمیشہ دعوت و تبلیغ کی موجودہ ترتیب کے علاوہ دوسرے دینی کاموں کی

تائید کرتے رہے ہیں اور تبلیغ میں عملاً مشغول حضرات کو ہدایات میں اس کی تاکید فرماتے ہیں کہ

دوسرے دینی کاموں کی اپنی اپنی جگہ ضرورت ہے، انہیں غیر اہم سمجھنا غلطی ہے۔ حضرت مولانا محمد

الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے حضرت مولانا محمد سعد دامت برکاتہم اپنے ایک بیان

میں فرماتے ہیں:

تیسرے نمبر (علم) کا مقصد ہے کہ امت میں علم و علماء کی عظمت پیدا ہو جائے۔ اللہ مجھے

معاف فرمادے، بعض مرتبہ تو اپنی محنت سے شیطان ایک ایسی بڑائی پیدا کر دیتا ہے کہ

یہاں تک کہہ گزرتے ہیں کام کرنے والے کہ ہمیں علماء کی ضرورت نہیں۔ یہ شیطان کا

اتنا بڑا حربہ ہے کہ تم دعوت الی اللہ کرتے ہوئے جہالت سے نہ نکل سکو۔ یہ شیطان کا حربہ

ہے۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ وقت نہ لگائے ہوئے علماء کو وقت لگانے والے، کام کرنے

والے ہلکا سمجھتے ہیں اور وقت لگائے ہوئے علماء کو وقت نہ لگائے ہوئے علماء سے افضل

سمجھتے ہیں۔ یہ بہت بڑی چوک ہے۔ یہ بڑی خطا ہے۔ اس کام کے بڑے ہونے کا

مطلب یہ نہیں کہ دین کے سارے کام چھوٹے ہو گئے۔ اس کام کے بڑے ہونے

کا مطلب یہ ہے کہ اس کام سے سارے کاموں کو پانی ملے گا۔

مولانا یوسف صاحب فرماتے تھے، ان کی ہدایات میں ہے کہ: علماء کی زیارت

کو عین عبادت یقین کرو۔ علماء کی مجالس میں جاؤ، پوچھو ان سے۔ ایک آدمی اپنی

مسجد میں صبح یا شام کا وقت دیتا ہے دو گھنٹے اڑھائی گھنٹے تین گھنٹے جتنی اللہ نے اس

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۵۶، ۲۵۷



کو توفیق دی شام کو اس نے کسی عالم کی مجلس میں کسی محدث کے درس میں کسی مفتی کی فقہ کی مجلس میں یا کسی مسئلہ کو معلوم کرنے کے لیے وہ چلا گیا۔ کام کرنے والوں نے کیا کہا کہ اوہو ہمارا کام یہ تھوڑا ہے ہم تبلیغ والے ہیں ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے وہ پڑھانے والے ہیں۔

محترم بزرگ دوستو! اتنی تنگ نظری! ساتھی کہہ دیتے ہیں کہ تم درس تفسیر میں چلے گئے۔ میرے بزرگ دوستو! صاف صاف بات ہے ہمیں کام تبلیغی بن کر نہیں کرنا امتی بن کر کرنا ہے کیا بن کر؟ امتی بن کر ہمیں کام کرنا ہے امتی بن کر طبقہ بن کر نہیں۔ تبلیغی جماعت کوئی جماعت نہیں کوئی طبقہ نہیں۔ نہ ہم طبقہ ہیں نہ ہم طبقہ بنا رہے ہیں۔ ہم تو امت ہیں ہمارا مقصد ہمارا عزم امت بنانا ہے۔ اس لیے علماء کی مجلس کے محتاج بنو۔<sup>۱</sup>

اب مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کا داعیان دعوت و تبلیغ کے متعلق لکھنا کہ وہ نجات اسی صورت تبلیغ میں سمجھتے ہیں محض الزام ہے اور اسے مذہب و مسلک کا نام دینا غیر مقلدین اور سلفیوں کو خوش کر کے ان سے مراعات حاصل کرنا ہے اور پھر ظلم یہ ہے کہ امت کی موجودہ حالت پردہ درد کے ساتھ اپنے مال و جان سے اپنا وقت لگانے والوں اور علماء کے مشوروں سے چلنے والوں کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ ملایا جائے۔ کیا ”اشاعت التوحید والسنة“ کے اکابرین کی تائید ایسی ہی خدمات کیلئے وقف ہے؟

فَالِی اللّٰهِ الْمَشْتٰکِی وَاللّٰهُ الْمَسْتَعٰن!

—۳—

”تبلیغی جماعت“ پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے کا الزام

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ تبلیغی جماعت کی تقصیرات شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فمن الغلو والافراط انهم یحرمون الحلال ویحللون الحرام“<sup>۲</sup>

۱ (”بیانات سعد“ ص ۱۲۶، ۱۲۷)

۲ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۵۸



”پس ان تبلیغ والوں کے غلو اور افراط میں سے یہ بھی ہے کہ شریعت کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہتے ہیں۔“

اس کے بعد مؤلف ”تحفة الشاعہ“ نے تبلیغی جماعت سے شکوہ کیا کہ وہ دعوت کو فرائض میں شمار کرتے ہیں، جبکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو واجب نہیں کہتے۔ یہ بھی الزام محض ہے مگر وہ یہ واضح نہیں کر سکے کہ تبلیغ والے کون سے حلال کو حرام اور کون سے حرام کو حلال کہتے ہیں ممکن ہیں اس کی وضاحت ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے اکابر ہی کریں اور اگر وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ تبلیغ والے اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کو حرام اور حرام کیے ہوئے کو حلال سمجھتے ہیں تو یہ تو کفر ہے اس لیے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے اکابر صاف فتویٰ کفر کیوں نہیں لگا دیتے!

— ۴ —

”تبلیغی جماعت“ کو قرآن کا دشمن قرار دینا

مؤلف ”تحفة الشاعہ“ تبلیغی جماعت پر الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

أن المدعون المصلحين لا يتوجهون القرآن بل لينظرون اليه كما هو حقه. ويتوجهون كل توجههم إلى فضائل الأعمال وفضائل الصدقات.

والهلكة العظمى أنهم يقولون لا هداية في القرآن ووالله لقد سمع لهذا القول منهم أن القرآن لا هداية فيه. قلت في نفسي كيف يخادع الناس أن لا حاجة إلى دروس القرآن وتعلم معانيه ولابيه من الخروج إلى الدعوة..... فكيف يقولون هكذا بل هذا العداوة مع القرآن ويلتمسون له مائة حيلة.

”یہ داعی اور مصلحین قرآن کی طرف توجہ نہیں کرتے بلکہ قرآن کو دیکھتے نہیں جس طرح

۱۔ عربی عبارت میں ”مصلحین“ مطبوعہ ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ درست مصلحین ہونا چاہیے اس لئے ترجمہ میں ”مصلحین“ لکھا گیا ہے۔

۲۔ ”تحفة الشاعہ“ ص ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴



قرآن کا حق ہے اور ان کی تمام تر توجہ صرف ”فضائل اعمال“ اور ”فضائل صدقات“ کی طرف ہے..... اور اس سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں قرآن میں کوئی ہدایت نہیں اللہ کی قسم ان سے یہ بات سنی گئی کہ قرآن میں ہدایت نہیں..... میں نے اپنے آپ سے کہا یہ کس طرح لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ قرآن کے دروس اور معانی کی تعلیم کی ضرورت نہیں اور تبلیغ کیلئے نکلنا ضروری ہے..... یہ بات یہ لوگ کس طرح کہتے ہیں بلکہ یہ قرآن سے دشمنی رکھتے ہیں اور اس دشمنی کیلئے یہ سوچیلے کرتے ہیں۔“

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے مذکورہ اقتباس میں ”تبلیغی جماعت“ کو قرآن مجید کا دشمن اور قرآن دشمنی کیلئے حیلہ باز قرار دیا ہے حالانکہ وہ نہیں دیکھتے کہ جس ”فضائل اعمال“ پر وہ تنقید کر رہے ہیں ”تبلیغی جماعت“ کے اسی نصابِ تعلیم ”فضائل اعمال“ میں ایک مستقل کتاب ”فضائل قرآن“ بھی ہر جماعت، ہر مسجد میں دنیا کی تمام مشہور زبانوں میں پڑھی جاتی ہے۔

”فضائل قرآن“ سے دو اقتباس مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی خدمت میں پیش ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ قرآن مجید سے عوام الناس کی بے اعتنائی پر تنبیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تو جس چیز (قرآن مجید) کو حق تعالیٰ شانہ بار بار تاکید سے فرما رہے ہوں اس کو ہم مسلمان لغو، حماقت اور بیکاراضاعت وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس حماقت کے بعد پھر بھی ہماری تباہی کے لیے کسی اور چیز کے انتظار کی ضرورت باقی ہے۔“<sup>۱</sup>

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ امراء اور حکام کو قرآن مجید سے بے اعتنائی پر تنبیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بے جانہ ہوگا اگر میں یہاں پہنچ کر سربراہان قوم کی شکایت کروں کہ قرآن پاک کی اشاعت میں آپ کی طرف سے کیا اعانت ہوتی ہے اور یہی نہیں بلکہ خدا را ذرا غور سے جواب دیجئے کہ اس سلسلہ کو بند کرنے میں آپ کا کس قدر حصہ ہے، آج اس کی تعلیم

۱ فضائل قرآن: خاتمہ تشریح، حدیث نمبر ۶،



کو بے کار بتلایا جاتا ہے، اشاعتِ عمر سمجھا جاتا ہے، اس کو بے کار دماغ سوزی اور بے نتیجہ عرق ریزی کہا جاتا ہے۔“<sup>۱</sup>

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کے ان تنبیہی اقتباسات کے ملاحظہ کے بعد کیا مولف ”تحفة الاشاعہ“ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ”تبلیغی جماعت“ والے قرآن کے دشمن ہیں اور لوگوں کو قرآن کے قریب نہیں آنے دیتے؟

—۵—

### ”تبلیغی جماعت“ پر جہاد کے انکار کا الزام

مولف ”تحفة الاشاعہ“، تبلیغی جماعت پر جہاد فی سبیل اللہ کے انکار کا الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ومن تقصیراتهم انهم لا يتوجهون الى الجهاد المصطلح (ای القتال فی سبیل اللہ) بل يقولون الجهاد من الجهد وهو السعی فی أمور الدین ونحن نجاهد فی سبیل اللہ بل هذا الجهاد هو الجهاد الأكبر۔“<sup>۲</sup>

”اور ان تبلیغ والوں کی غلطیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اصطلاحی جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ کہتے ہیں جہاد ”جہد“ سے ہے جس کے معنی کوشش کے ہیں اور وہ دینی امور میں کوشش کرنا ہے اور ہم اللہ کے راستہ میں کوشش کر رہے ہیں بلکہ یہی جہاد اکبر ہے۔“

مولف ”تحفة الاشاعہ“ کا تبلیغی جماعت پر یہ محض الزام ہے حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے اور مشہور مبلغ حضرت مولانا محمد سعد صاحب دامت برکاتہم کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ وہ دعوت و تبلیغ کے علاوہ دوسرے دینی کاموں کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں اور خود مولف ”تحفة الاشاعہ“ دعوت و تبلیغ کے جس نصاب ”فضائل اعمال“ پر جگہ جگہ تنقید کر رہے ہیں، اسی ”فضائل اعمال“ کے حصہ ”فضائل تبلیغ“ کی فصل اول میں حضرت شیخ الحدیث مولانا

۱ فضائل قرآن: خاتمہ تتمہ تشریح، حدیث نمبر ۳۳

۲ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۷۱



محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ نے صاف لکھا ہے:

قَالَ اللَّهُ عَزَّاسْمُهُ: وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ  
إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ۱

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے  
کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(ف) مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بلائے وہ اس بشارت  
اور تعریف کا مستحق ہے خواہ کسی طریق سے بلائے۔ مثلاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزہ  
وغیرہ سے بلاتے ہیں، علماء دلائل سے، مجاہدین تلوار سے اور مؤذنین اذان سے، غرض جو بھی  
کسی شخص کو دعوت الی الخیر کرے وہ اس میں داخل ہے، خواہ اعمال ظاہرہ کی طرف بلائے  
یا اعمال باطنہ کی طرف۔ جیسا کہ مشائخ صوفیہ معرفت اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ ۲

اکابر تبلیغ کی ان وضاحتوں کے بعد مؤلف کی الزام تراشی اور پھر اکابر "اشاعت  
التوحید والسنہ" کا اس سنگ باری کی تائید کرنا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ معلومات کی کمی  
ہے تو کسی کا نکتہ نظر معلوم کیے بغیر اس پر تنقید کرنا کیا کہلاتا ہے؟ اس کا فیصلہ "دارالقرآن"  
پنج پیر کے مفتی ہی کر دیں اور اگر اکابر تبلیغ کی وضاحت ان حضرات کے علم میں ہے تو اس  
بغض و عناد کا فیصلہ "مالک یوم الدین" اور صاحب "البطش الشدید" ہی کی  
عدالت میں ہوگا۔

—۶—

### مستورات کی جماعت پر تنقید

مؤلف "تحفة الاشاعہ" عورتوں کے تبلیغی جماعت میں جانے پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے

ہیں:

"من تقصیراتہم قولہم علی جماعۃ المستورات ویقولون ان النساء من

الامة والدعوة علی الامة واجبة." ۳

۱ پ ۲۳، رکوع ۱۹ ع ۲ "فضال تبلیغ" فصل اول.

۳ "تحفة الاشاعہ" ص ۲۸۵



”اور ان تبلیغ والوں کی غلطیوں میں سے مستورات کی جماعت کے متعلق ان کا یہ قول بھی

ہے کہ مستورات امت میں سے ہیں اور امت پر دعوت واجب ہے۔“

مستورات کی جماعت کے متعلق اکابر تبلیغ میں سے کسی نے وجوب کا فتویٰ نہیں دیا۔ یہ مؤلف کا الزام محض ہے اور مستورات کی جماعت میں جس طرح شرعی قیود کا التزام کیا جاتا ہے اور محقق علماء کے مشورہ سے ان قیودات کا اہتمام اور نگرانی کی جاتی ہے اگر مؤلف ملاحظہ کر لیتے تو شاید یہ الزام نہ دیتے اس لیے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خود اور ”تحفة الاشاعہ“ کے مؤیدین اکابر ”اشاعت التوحید والسنہ“ عملاً وقت نکال کر اپنی مستورات کے ساتھ مستورات کی جماعت کے اس اہتمام کا ملاحظہ فرمائیں تو نہ صرف مستورات کی جماعت کے متعلق ان کی بدگمانی دور ہوگی بلکہ ”دعوت و تبلیغ“ کے عمومی عالمی کام کے متعلق بھی ان شاء اللہ ان کی رائے میں تبدیلی آئے گی۔

— ۷ —

کتب فضائل، اور اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید

”تبلیغی جماعت“ پر تنقید و تنقیص کی نشر زنی کے بعد مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے مصنف کتب فضائل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ اور دوسرے اکابر علمائے دیوبند پر غیظ و غضب کی جو سنگ باری کی ہے اسے نقل کرنا بھی مشکل ہے چند اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں جن سے ان حضرات کے پاس ادب اور اکابر سے تعلق کے دعووں کی قلعی گھل جاتی ہے۔

کتب فضائل پر تنقید کی ابتداء کرتے ہوئے مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ لکھتے ہیں:

(۱) ”وأما ما في كتبهم من الخرافات والواهيات فهي كثيرة لكن نذكر بعضها التي يشم منها رائحة الشرك وإعطاء الصفات المختصة بالله للمخلوق.“

”اور ان تبلیغ والوں کی کتابوں میں خرافات اور واہیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں



سے بعض ایسی باتیں ذکر کرتے ہیں جن سے شرک اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات مخلوق کو دینے کی بو آتی ہے۔“

اس کے بعد مولف ”تحفة الاشاعہ“ نے ”فضائل اعمال“، ”فضائل صدقات“ اور ”فضائل حج“ سے چند واقعات اور عبارات جن کا تعلق خواب، کشف اور کرامات سے ہے، ذکر کر کے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ پر جو سب و شتم کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

(۲) ثبوت علم الغیب لغير الله خصوصاً لامرأة عجوزة۔<sup>۱</sup>

غیر اللہ اور خصوصاً ایک بوڑھی عورت کیلئے علم غیب کا اثبات.....

(۳) ”أقول اذا كان صاحب والیہ ذکر یہاں المرتبة وهو يكشف عن القبور ويعلم

بالكشف فكيف أصحاب محمد ﷺ لا يستفيلون بالكشف عن قبر النبي ﷺ،

لو كان كما قال لأرتفع الأمم على الأنبياء۔“<sup>۲</sup>

”میں کہتا ہوں کہ اگر ”زکریا“ کے والد کے ساتھی اس مرتبہ پر ہیں کہ انہیں کشف قبور

حاصل ہے اور کشف سے جان لیتے ہیں تو محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے

کیوں نبی ﷺ کی قبر سے استفادہ نہ کیا۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے جس طرح اس نے

کہا تو امتیوں کا درجہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہو جائے گا۔“

(۴) ”أقول العجب كل العجب كيف يثبتون الكشف للعلماء والأولياء وهل

هو الآيات علم الغیب لغير الله تعالى ويسمونه بغير اسمه فقط۔“<sup>۳</sup>

میں کہتا ہوں یہ عجیب بات ہے بہت ہی عجیب ہے کہ کشف کو یہ علماء اور اولیاء کے

لیے ثابت کرتے ہیں۔ یہ تو علم غیب کو غیر اللہ کیلئے ثابت کرنا ہے اور بغیر وضاحت

کی اسے علم غیب قرار دینا ہے۔

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۹۱،

۲ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۹۵،

۳ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۲۹۷،



الحديث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے ”فضائل صدقات“ میں نقل فرمایا ہے۔  
 مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے حوالہ سے اس مکتوب کو نقل  
 کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ويقول كبيرهم: في حق وحدة الوجود.

اور ان تبلیغیوں کا بڑا ”وحدت الوجود“ کے حق میں کہتا ہے۔<sup>۱</sup>

اس جگہ دو واقعے اپنے اکابر کے نمونے کے لئے نقل کرنے کو دل چاہتا ہے، ایک  
 تو وہ مکتوب گرامی جو شیخ المشائخ قطب الارشاد حضرت گنگوہی صاحب اعلیٰ اللہ  
 مراتبہ کی خدمت میں لکھا گیا جو ”مکاتیب رشیدیہ“ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔  
 پس زیادہ عرض کرنا گستاخی اور شوخ چشمی ہے، یا اللہ معاف فرمانا! کہ حضرت کے  
 ارشاد سے تحریر ہوا، میں جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں، تیرا ہی ظل ہے، تیرا ہی وجود ہے،  
 میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں، اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے، اور میں اور تو خود شرک در  
 شرک ہے۔<sup>۲</sup>

۱۔ مسئلہ ”وحدت الوجود“ کے متعلق علمائے دیوبند قدس اسرارہم کے موقف کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت  
 مولانا جسٹس (س) مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں ”وحدت الوجود“ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس  
 کائنات میں حقیقی اور مکمل وجود صرف ذات باری تعالیٰ کا ہے، اس کے سوا ہر وجود بے ثبات، فانی اور نامکمل ہے۔ ایک  
 تو اس لئے کہ وہ ایک نہ ایک دن فنا ہو جائے گا، دوسرے اس لئے کہ ہر شئی اپنے وجود میں ذات باری تعالیٰ کی محتاج  
 ہے، لہذا اشیاء ہمیں اس کائنات میں نظر آتی ہیں، انہیں اگرچہ وجود حاصل ہے، لیکن اللہ کے وجود کے سامنے اس وجود کی  
 کوئی حقیقت نہیں، اس لئے وہ کالعدم ہے۔ اس کی نظریوں سمجھنے جیسے دن کے وقت آسمان پر سورج کے موجود ہونے کی  
 وجہ سے ستارے نظر نہیں آتے، وہ اگرچہ موجود ہیں، لیکن سورج کا وجود ان پر اس طرح غالب ہو جاتا ہے کہ ان  
 کا وجود نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جس شخص کو اللہ نے حقیقت شناس نگاہ دی ہو وہ جب اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی  
 معرفت حاصل کرتا ہے تو تمام وجود اسے بیچ، ماند، بلکہ کالعدم نظر آتے ہیں، بقول حضرت مجذوب رحمہ اللہ:

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے

تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

”فتاویٰ عثمانی“ ۶۶/۱، مطبوعہ: مکتبہ معارف القرآن، کراچی۔

۲۔ مذکورہ عبارت میں ”میں اور تو خود شرک در شرک“ کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! یہ سب تیرا کرم اور مہربانی  
 ہے اگر میں اپنی ذات کا کمال سمجھوں تو میرا ”میں اور تو“ کہنا شرک در شرک ہے۔



انا لله وانا اليه راجعون يا ايها الاخوان فاسمعوا لي هذه الهفوات  
والخرافات ما الفرق بينهم وبين اهل التناسخ والثوية وهل هذا لادين  
النصارى واليهود.<sup>۱</sup>

”انا لله وانا اليه راجعون اے بھائیو یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل  
تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کر رہے  
ہیں) یہود و نصاریٰ کا دین نہیں ہے؟“

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی عبارت کو بکواس اور خرافات کہنے،  
انہیں ہندو اور بت پرست بتانے، اور ان کی تعلیمات کو دینِ یہود و نصاریٰ قرار دینے سے پہلے  
مؤلف یہ سوچ لیتے کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کون ہیں؟ وہ تو مؤلف کے استاذ الاستاذ حضرت  
مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے استاذ حدیث ہیں تو انہیں احساس ہوتا کہ یہ ٹھہری وہ تبلیغ والوں پر  
نہیں بلکہ اپنے گلے پر پھیر رہے ہیں اور ”اشاعت التوحید والسنہ“ کے امیر اس کتاب کو اپنی  
پرانی خواہش اور اپنے دل کی آواز قرار دینے سے پہلے دیکھ لیتے کہ وہ ”دارالقرآن“ بیچ پیر سے جو  
سند حدیث و تفسیر جاری کرتے ہیں اس میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا نام کس طرح موجود ہے۔ اگر  
ان کی برسوں سے یہی خواہش تھی کہ ان اکابر کو ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ سے ملایا جائے اور ان کی  
تعلیمات کو یہود و نصاریٰ کی تعلیمات کہا جائے تو کیا ”بیچ پیر“ سے وہ ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ  
کی تعلیمات پھیلانے والوں کی سندیں تقسیم کرتے رہے ہیں؟

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

— ۹ —

### حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا کشفِ قبور

کشف و کرامات پر مؤلف ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی اس تنقید کے بعد مؤلف  
کے شیخ الشیوخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا ایک کشف جو انہوں نے اپنی املائی تفسیر ”بلغۃ  
الحيوان“ کی ابتداء میں لکھا ہے، ملاحظہ کیجیے:

۱ ”تحفة الاشاعہ“ ص ۳۰۰، ۳۰۱



تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے نشانہ تنقید پر

”وَقَعَدْتُ عِنْدَ مَزارِ اِمامِ الرِّبَّانِيِّ فَقَالَ لِي فِي المِکاشِفَةِ: بَيانُ مَسْئَلَةِ التَّوْحِيدِ اَعْلَى دَرَجَةِ سَلُوكٍ.“<sup>۱</sup>

”اور میں امام ربانی (مجدد الف ثانی رحمہ اللہ) کے مزار کے قریب بیٹھا تو انہوں نے مجھے مکاشفہ میں فرمایا: مسئلہ توحید کا بیان سلوک کے اعلیٰ درجات میں سے ہے۔“

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا ایک دوسرا مراقبہ کشفِ قبر حضرت مولانا سید انظر شاہ رحمہ اللہ (م ۱۳۲۹ھ/۲۰۰۸ء) شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند (وقف) کی روایت سے ملاحظہ کیجئے۔  
حضرت مولانا سید انظر شاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حضرت مولانا حسین علی وال بھروی رحمہ اللہ جنہیں والد محترم سلسلہ نقشبندیہ کا امام کہا کرتے تھے، والد محترم کی وفات کے بعد دارالعلوم تشریف لائے اور کافی دیر تک والد محترم کی قبر پر مراقب رہے، جب واپس تشریف لائے تو دفتر اہتمام کے عمائدین نے پوچھا کہ حضرت! کافی دیر مراقب رہے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے کوئی خاص باتیں ہوئیں؟ تو فرمایا: کہ سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے میرا شکر یہ ادا کیا کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے میرے بچوں کے سر پر دست شفقت رکھا، دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ قبر کی زندگی میں آکر معلوم ہوا کہ ختم نبوت کی حفاظت سے بڑھ کر اللہ پاک کے ہاں کوئی نیکی نہیں، تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ علم میں، میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کم نہیں، البتہ عمل میں وہ مجھ سے بہت آگے ہیں۔“<sup>۲</sup>

—۱۰—

کشفِ قبور، عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور

سماع صلوٰۃ سلام پر ”دارالعلوم تعلیم القرآن“ کا فتویٰ

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے حضرات اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم پر اعتراض اور

۱ ”بلغۃ الحیران“ طبع اول ص ۸

۲ ہفت روزہ ”ختم نبوت“ جلد نمبر ۲۷ شماره نمبر ۲۲ ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ/۸ جون ۲۰۰۸ء صفحہ نمبر ۱۳



تنقید عقیدہ حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، کرامات اولیاء اور کشف قبور کی بنیاد پر کی ہے اس لیے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ”دارالعلوم تعلیم القرآن“ راجہ بازار راولپنڈی کا ایک فتویٰ نقل کر دیا جائے۔

باسمہ تعالیٰ: بخدمت محترم حضرت شیخ القرآن صاحب مدظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ:- معروض ہوں کہ ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب بمقام گلڑہٹہ ضلع ملتان تقریریں کر رہا ہے اور وہ خود کو ”اشاعت التوحید والسنۃ“ کا مرکزی مبلغ ظاہر کرتا ہے جس سے دیوبندی پارٹی میں بڑی نفرت اور کش مکش پیدا ہو رہی ہے کئی لوگ کہتے ہیں مسلک ان کا ٹھیک ہے اور کئی کہتے ہیں کہ علماء جمہور اس عقیدہ کے خلاف۔ لہذا حضرت والا سے درخواست ہے کہ آپ کے فتویٰ پر ایک کمیٹی کی لڑائی جھگڑا ختم ہوتا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالوں پر روشنی فرمائیں تاکہ ہماری پارٹی (کمیٹی) مضبوط رہے۔ ہم سارے دیوبندی ہیں اور جمعیت العلماء اسلام، خدام اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور کئی آدمی اشاعت التوحید کی جماعت کے ہیں:-

سوال نمبر ۱:  
جو شخص کشف قبور سیکھے یا سکھلائے یا خود کرے اور اسے جائز سمجھے وہ بالکل کافر ہے جیسے مرزائی کافر ہیں۔

سوال نمبر ۲:  
جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۃ اطہر میں زندہ باشعور سمجھے یہ ”عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ اطہر پر حاضری کے وقت خود درود و سلام سنتے ہیں“ اس عقیدہ والا بھی کافر ہے۔  
سوال نمبر ۳:

جو شخص درود و سلام پڑھے بذریعہ فرشتے نہیں پہنچایا جاتا۔



لہذا حضرت والا سے درخواست ہے اور اخلاق کریمانہ سے اُمید کرتا ہوں کہ جواب دیکر مشکور فرمائیں گے۔

جوابی لفافہ ارسال خدمت ہے۔

بقلم خود محمد یوسف سلیم چک نمبر ۱۱ شمالی، فی الحال چک نمبر ۱۴ پٹھانوالی بھلوال

## الجواب واللہ الموفق للصواب

جواب نمبر ۱:

سادات دیوبند کشف قبور کے قائل ہیں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور دیگر علماء دیوبند کی تصریح ان کی کتابوں میں موجود ہے اور ہم بھی اس کے قائل۔ ہمارا اس کا انکار صحیح نہیں ہے اور قائل کو کافر کہنا تو بڑی جہالت ہے۔

جواب نمبر ۲:

روضۃ اطہر پر حاضری کے وقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں جمہور امت اس پر متفق ہے اور سادات دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ اس کا انکار بھی جہالت ہے اور قائل پر کفر کا فتویٰ جاہلانہ جسارت رکھتا ہے۔

جواب نمبر ۳:

یہ بھی جہالت ہے، علماء دیوبند کا یہ مسلک نہیں ہے۔ ایسے شخص کی تقریر سننا سخت گناہ ہے اہل ایمان پر لازم ہے کہ اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور ایسی صحبت سے پرہیز کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مہر مدرسہ

عبدالرشید

۳ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ

مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی

دور اہتمام شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ



اب مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ اور اس کے مؤیدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ نے جو قلمدان تبلیغ والوں کیلئے رکھا ہوا ہے، اپنے ہاتھ میں لیں اور اپنے شیخ الشیوخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ اور ”دارالعلوم تعلیم القرآن“ کے مفتی مولانا مفتی عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ مرحوم پر بھی ایسے جارحانہ حملوں کی جرأت کریں۔

جب یہ تمام اکابر کشف و کرامات کی تائید و تصدیق کے باوجود آپ کے اکابر ہیں تو حضرت گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کا کیا قصور ہے کہ انہیں نشانہ تنقید بنایا جائے۔؟ غیر مقلدوں اور سلفیوں کو خوش کرنے کیلئے مؤلف نے جو زبان استعمال کی ہے اس سے انہیں اپنی مزعومہ مراعات تو حاصل ہو جائیں گی مگر اپنے اساتذہ اور ان اکابر کی برکات کبھی نصیب نہ ہو سکیں گی۔

فيا حسرتا على خسران الدنيا والاخرة!

— ۱۱ —

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کیلئے

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی بازاری زبان

اس دور میں برکتہ العصر قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے جو مرجعیت نصیب فرمائی اور جو دینی خدمات آپ سے لیں، ایک عالم اس کا معترف ہے شاید کوئی بد نصیب ہی ہوگا جو اپنے دور کی اس عظیم ہستی اور ولی کامل سے بغض رکھے یا ان کی دینی خدمات کا انکار کرے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کی خدمات دینیہ میں آپ کی گراں قدر عربی، اردو تصنیفات کی علمیت اور ٹھوس دلائل کے عرب و عجم معترف ہیں خاص کر کتب فضائل کہ ان کا ترجمہ دنیا کی ہر مشہور زبان میں ہو کر مسلمانان عالم کی ہدایت اور دین داری کا ذریعہ بن رہا ہے۔

”اشاعت التوحید والسنہ“ عرصہ سے کتب فضائل اور حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کو نشانہ تنقید بنائے ہوئے ہے جیسا کہ گزشتہ سطور سے واضح ہے۔ اور مولانا ضیاء اللہ شاہ



تبلیغی جماعت اشاعت التوحید والسنة کے نشانہ تنقید پر

گجراتی صاحب، علامہ احمد سعید ملتانی، مولانا خان بادشاہ اور مولانا عبدالوکیل مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے کتب فضائل پر بیجا تنقید کرتے ہوئے جس انداز سے حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کو مخاطب کیا ہے اور جس انداز سے آپ رحمہ اللہ کا نام لیا ہے، اس سے مؤلف کے دل میں اس عظیم ہستی کے متعلق جو بغض ہے، اس کا اظہار ہوتا ہے۔

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کا انداز ملاحظہ ہو:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”يقول الشيخ زكريا“، ”يقول رئيس الجماعة زكريا“، ”يقول رئيسهم“،

”يقول صاحبهم وامامهم“، ”يقول كبيرهم“، ”يقول كبيرهم

واميرهم“۔

”شيخ زكريا كہتا ہے“، ”جماعت کا بڑا زکریا کہتا ہے“، ”ان تبلیغیوں کا بڑا کہتا ہے“، ”ان

کا ساتھی اور امام کہتا ہے“، ”ان تبلیغیوں کا بڑا کہتا ہے“ ”ان تبلیغیوں کا بڑا اور امیر کہتا ہے“۔

اس اندازِ مخاطب و تذکرہ سے مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی بازاری زبان اور انداز

بے ادبی صاف بتا رہا ہے کہ ان کا بغض و عناد انہیں اس بے ادبی پر مجبور کرتا ہے حالانکہ مؤلف جب

خود اکابر اشاعت التوحید کا ذکر کرتے ہیں تو القاب و آداب کے ساتھ کرتے ہیں مثلاً ملاحظہ ہو:

(۱) ”استاذ العلماء، شيخ القرآن والحديث العلامة محمد يار بادشاہ مدظلہ

العالی“

(۲) ”شيخ القرآن والحديث، فخر الامثال العلامة محمد طيب طاهري مدظلہ

العالی“

(۳) ”استاذ العلماء الحلیم الطبع کریم الخلق شيخ الحديث والتفسير العلامة

غلام حبيب مدظلہ العالی“

(۴) ”صوفي الصفاء بقية الاتقياء، شيخ القرآن والحديث العلامة مفتي سراج

الدين مدظلہ العالی“

عرض حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ اور اکابر اشاعت التوحید والسنة کے تذکرہ میں

جو انداز فرق مراتب مؤلف نے اختیار کیا، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اکابر اشاعت



التوحید والسنہ کو اکابر علمائے دیوبند رحمہ اللہ سے ممتاز کر کے اپنی جماعت کو ایک فرقہ کی صورت یہ خود بنا رہے ہیں اور ”البرکة مع الاکابر“ سے اپنے آپ کو یہ خود محروم رکھ رہے ہیں۔

## کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کا مقصد تالیف

”تحفة الاشاعہ“ کے مطالعہ سے مؤلف کا مقصد تالیف عیاں ہوتا ہے کہ:

۱: کتاب کی ابتداء دعوت الی اللہ کے فضائل و آداب سے کرتے ہوئے آخر میں ”خاتمہ“ کے عنوان سے ”تبلیغی جماعت“ پر جارحانہ انداز سے تنقید کر کے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دعوت الی اللہ کی ضرورت ضرور ہے مگر دعوت و تبلیغ کے نام سے ”تبلیغی جماعت“ کا جو عالمی کام ہو رہا ہے وہ قرآن و سنت کے نہج سے ہٹ کر ہے۔

۲: ”تبلیغی جماعت“ کا تعلیمی نصاب جو ”فضائل اعمال“ اور ”فضائل حج“ وغیرہ عنوان سے مشہور ہے، اس میں شرک کی دعوت دی گئی ہے اور امت کو دین حق سے محروم رکھتے ہوئے نعوذ باللہ یہود و نصاریٰ، ہندو مذہب اور بت پرستی کی طرف بلایا گیا ہے۔

۳: اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ خصوصاً حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ پر جارحانہ تنقید سے ان اکابر کا وقار عرب و عجم میں مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴: لوگوں کو ”دعوت تبلیغ“ کے عالمی کام سے لوگوں کو اس کتاب کے ذریعہ سے روکا گیا ہے۔  
مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ لکھتے ہیں:

”فَلَا بُدَّ لَنَا أَنْ نَتْرُكَهُمْ وَأَنْ نَخْلِيَهُمْ“<sup>۱</sup>

”پس ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان تبلیغ والوں کو چھوڑ دیں اور ان سے الگ ہو جائیں۔“

مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کتاب کے آخر میں اپنی اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وما أردت بنقل الواقعات التائبية الخواص على هذه المعتقدات



لأنها هلكة عظيمة لا بد أن تنجى المخلوق عنها، وفريضة العلماء أن  
يميزوا الجيد من الردي والضعيف من القوى والافال يستعد و اللجواب  
عند القوى العلى۔“<sup>۱</sup>

” اور اسی طرح تبلیغ والوں کی کتابوں میں ایسے واہیات واقعات اتنے زیادہ ہیں کہ اس  
تھوڑے وقت میں ان کا شمار ممکن نہیں، پس علماء پر فرض ہے کہ وہ ان چیزوں کی اصلاح  
کریں اور دین کے پہنچانے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔  
اور میں نے جو واقعات نقل کیے ہیں وہ محض ذمہ دار لوگوں کو تنبیہ کرنے کیلئے نقل کیے ہیں  
کہ یہ تبلیغی جماعت ایک بڑی تباہی ہے۔ ضروری ہے کہ مخلوق خدا کو ان سے  
بچایا جائے۔“

اور یہ علماء کافر بیضہ ہے کہ وہ بے کار کو کار آمد سے اور ضعیف کو قوی سے الگ کر دیں  
ورنہ پھر بلند اور قوی رتبے کے سامنے جواب دہی کیلئے تیار رہیں۔

۵: عربی میں کتاب کی تالیف کے ذریعہ اہل عرب کو دعوت و تبلیغ کے عالمی کام سے  
روکتے ہوئے انہیں دعوت کے فیوضات سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶: کتاب کے اسلوب بیان میں غیر مقلدین اور سلفیوں کی روش اختیار کرتے ہوئے  
ان کو خوش کیا گیا اور ان سے مراعات حاصل کرنے کیلئے غیر مقلدین اور عرب  
شیوخ میں اس کتاب کی تشہیر کیلئے اسے شائع کیا گیا ہے۔



”تحفة الاشاعہ“ کے تائید کنندگان اکابر اشاعت کی خدمت

میں چند گزارشات

”تحفة الاشاعہ“ کے تائید کنندگان اور تقریظ و تصدیق کرنے والے حضرات ماشاء اللہ علمائے وقت اور فضلاء عصر ہیں۔ ”تحفة الاشاعہ“ پر رائے لکھتے وقت کتاب یقیناً ان کے پیش نظر ہوگی۔ مولانا یار بادشاہ صاحب نے فہرست کتاب دیکھنے کا دعویٰ کیا اور فہرست میں یہ عنوان موجود ہے: ”خاتمة تقصیرات الداعین المعاصرین و فريضة العلماء“، ”و اقامافی کتبہم من الخرافات“۔ اسی طرح مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے اس کتاب میں تبلیغی جماعت اور کتب فضائل پر مؤلف کی تنقید کو پسند کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا اور اسے اپنی پرانی خواہش قرار دیتے ہوئے مؤلف کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

اسی طرح مولانا غلام حبیب صاحب (ویسہ) نے اپنی تقریظ میں کتاب کا کچھ حصہ پڑھنے کا لکھا ہے مگر اپنی رائے میں وہ لکھتے ہیں ”فَوَجَدْتُهُمْ فَيَدَّالِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَذَكَّرَ وَعَبَّرَ وَتَرَكَ نَفُورًا“ پس میں نے اس کتاب کو اس آدمی کیلئے مفید پایا جو نصیحت حاصل کرتا ہے، عبرت پکڑتا ہے اور (حق سے) فرار کو چھوڑتا ہے۔

اور کتاب پر تعریفی اشعار میں:

فَكَيْتُ عِدَّةَ اسْطِرْلَطَالِهِ

میں نے کتاب کے مطالعہ کرنے والے کے لئے (یہ اپنی رائے کی) چند سطور لکھی ہیں۔

اس میں صراحت ہے کہ وہ کتاب کے حرف بحرف درست ہونے پر ہی پوری کتاب پڑھنے کی دعوت دے رہے ہیں اور خاص کر دعائیہ کلمات میں جو اظہار کر رہے ہیں کہ اس کتاب کو میں نے اس شخص کیلئے مفید پایا جو نصیحت حاصل کرتا ہے اور جھگڑا چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کتاب کا یہ حصہ ان کا دیکھا ہوا ہے جس میں مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کتب فضائل اور اکابر تبلیغ کو نشانہ تنقید بنا رہے ہیں۔

اکابر اشاعت التوحید والسنة کی ان تقاریظ نے کتاب کو اہمیت دیتے ہوئے اسے اپنی



جماعت (اشاعت التوحید والسنہ) کا مستقل موقف بنا دیا ہے اس لیے کتاب کی تائید و تحسین کرنے والے ان حضرات اکابر علمائے ”اشاعت التوحید والسنہ“ کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

۱: کتاب ”تحفة الاشاعہ“ کے ذریعہ عالمی دعوت کے تبلیغی کام سے لوگوں کو دور رکھنے اور روکنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک عظیم خیر سے روکنا ہے۔ آپ کی تائید و تحسین اس کا خیر سے لوگوں کے روکنے کا باعث ہے۔

MUJAHID.  
XTGEM.COM

۲: آپ ماشاء اللہ سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مقلد اور فقہ حنفی کے مدعی اور اس پر عامل ہیں، کیا مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی تائید و تحسین غیر مقلدیت کی تائید و تحسین نہیں؟

۳: اکابر علمائے دیوبند خصوصاً قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو اس کتاب میں شرک اور دین یہود و نصاریٰ کی طرف دعوت دینے والا قرار دیا گیا ہے۔ آپ کی تحسین اس کی تائید کر رہی ہے۔

۴: ”دارالقرآن“ بیچ پیر کی سند حدیث میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا اسم گرامی بطور استاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ موجود ہے۔ کیا شرک و مدہانت کی طرف بلانے والا بھی سند حدیث و تفسیر میں بطور شیخ، استاذ، اور محدث شامل ہو سکتا ہے؟

۵: کتب فضائل پر اعتراضات محض کشف و کرامات کے حصہ کو بنیاد بنا کر کیے گئے ہیں کیا مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ نے کشف و کرامات کو علم غیب لغير اللہ کے ثبوت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

کیا آپ خود حضرت مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ کے استاذ اور شیخ مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے کشف و کرامات پر بھی یہی فتویٰ دیں گے اور ان کے کشف و کرامات پر تنقید کرنے والے غیر مقلدین کی بھی کیا آپ اسی طرح تائید و تحسین کریں گے؟

۶: کتاب ”تحفة الاشاعہ“ میں کشف و کرامات کو بنیاد بناتے ہوئے اکابر علمائے دیوبند کو مدہانت، یہودی، نصرانی، ہندو تک کہا گیا نعوذ باللہ من ذالک۔ کیا آپ ان جارحانہ فتوؤں پر راضی ہیں؟ اگر نہیں تو جس طرح آپ کی تحریر طبع ہو کر اور مشتہر ہو کر ان جارحانہ فتوؤں کی تائید کر رہی ہے، اسی طرح آپ علی الاعلان رجوع کرتے ہوئے اپنے موقف



کی وضاحت کریں۔

۷: کشف و کرامات کی بنیاد پر یہودی، نصرانی اور شرک و کفر کی طرف بلانے والے ہونے کے فتوؤں کی تائید کرتے ہوئے کیا آپ کے شیخ حضرت مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ اور ان کے شیخ اور استاذ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کشف و کرامات کے قائل اور اپنی تصانیف میں صراحتاً اس کی تائید کرنے والے ہیں، کیا آپ کی تائید کے بعد آپ کے یہ شیوخ ان فتوؤں سے بچ جائیں گے؟

۸: ”تحفة الاشاعہ“ میں دعوت و تبلیغ کے ذیل میں اکابر ائمہ احناف رحمہم اللہ کے دعوتی کام کا کوئی تذکرہ نہیں، خود امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کی دعوت الی اللہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر علم غیب اور شرک کا الزام لگایا گیا۔ کیا آپ کی تائید مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کی ”اشاعت التوحید والسنہ“ کو غیر مقلدیت اور سلفیت کی طرف لے جانے کی کوشش کی سرپرستی نہیں کر رہی؟

”تحفة الاشاعہ“ میں دعوت و تبلیغ کے ذیل میں اکابر اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند قدس سرارہم کی مساعی کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ اس دور میں دعوت الی اللہ کا عالمی کام علمائے دیوبند کی سرپرستی میں جتنا ”تبلیغی جماعت“ سے اللہ تعالیٰ نے لیا ہے ماضی قریب میں یوں اجتماعی کام کی مثال نہیں ملتی۔ اس کام کو نظر انداز کرتے ہوئے بجائے تائید کے جارحانہ تنقید اور آپ کی تائید و تحسین کیا علمائے دیوبند کے متوسلین کو کسی گمراہی کی طرف تو نہیں لے جا رہی؟

اگر آپ حضرات تائید کنندگان کے نزدیک مؤلف ”تحفة الاشاعہ“ کے انداز بیان میں بے ادبی کا رنگ ہے اور ان کا موقف درست نہیں تو جس طرح آپ کی تائید سے اس بے ادبی اور جارحیت کی تائید ہوئی ہے، اسی طرح اس کی تردید بھی اسی انداز اور ایسی ہی تشہیر کے ساتھ کی جائے۔

رکھو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف

آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے





[WWW.MUJAHID.XTGEM.COM](http://WWW.MUJAHID.XTGEM.COM)

